﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

# الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15

جمعۃ المبارک 06/جون 2008ء

02/جمادی الثانی 1429 ہجری قمری ❁ 06/احسان 1387 ہجری شمسی

شمارہ 23

## بردبار اور صاحب حکمت

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لغزشوں اور ٹھوکروں سے واقف شخص ہی بردبار ہوتا ہے اور صرف صاحب تجربہ ہی صاحب حکمت و عقل ہوتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب البروالصلۃباب فی التجارب حدیث نمبر 1956)

## ﴾ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴿

**اگر آپ زندہ برکات کے خواہاں ہیں تو اس مسیح کا نام نہ لو جو مدّت ہوئی کہ فوت ہو چکا اور ایک ذرّہ اُس کی زندہ برکات موجود نہیں اور اُس کی قوم بجائے محبت الٰہی کی مستی کے شراب کی مستی میں سب سے زیادہ سبقت لے گئی ہے اور بجائے اِس کے کہ آسمانی مال لیں دنیا کے مال پر فریفتہ ہیں اگرچہ قمار بازی سے ہی لیا جائے۔ بلکہ چاہئے کہ محمدی مسیح کے سلسلہ میں داخل ہو جو اِمَامُکُمْ مِنْکُم ہے اور نقد برکات پیش کرتا ہے**

’’اب پھر ہم اپنے اصل کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ اسلام نے جو طریق نجات کا پیش کیا ہے اور اُس کی فلاسفی یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں قدیم سے ایک طرف تو ایک زہر رکھا گیا ہے جو گناہوں کی طرف رغبت دیتا ہے اور دوسری طرف قدیم سے انسانی فطرت میں اس زہر کا تریاق رکھا ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت ہے۔ جب سے انسان بنا ہے یہ دونوں قوتیں اس کے ساتھ چلی آئی ہیں۔ زہرناک قوت انسان کیلئے عذاب کا سامان تیار کرتی ہے اور پھر تریاقی قوت جو محبت الٰہی کی قوت ہے وہ گناہ کو یوں جلا دیتی ہے جیسے خس و خاشاک کو آگ جلا دیتی ہے۔ یہ ہرگز نہیں کہ گناہ کی قوت جو عذاب کا سامان تھی وہ تو قدیم سے انسان کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے لیکن گناہوں سے نجات پانے کے لئے جو سامان ہے وہ کچھ تھوڑی مدّت سے پیدا ہوا ہے یعنی صرف اس وقت سے جبکہ یسوع مسیح نے صلیب پائی۔ ایسا اعتقاد وہی قبول کرے گا جو اپنے دماغ میں ایک ذرّہ عقلِ سلیم کا نہیں رکھتا بلکہ یہ دونوں سامان قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا انسانی فطرت کو دیئے گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ گناہ کے سامان تو پہلے سے خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھ دیئے مگر نجات دینے کی دوا ابتدائی ایاّم میں اس کو یاد نہ آئی۔ یہ چار ہزار برس بعد سُوجھی۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ اور محض للہ آپ کو صلاح دیتے ہیں کہ اگر آپ زندہ برکات کے خواہاں ہیں تو اس مسیح کا نام نہ لو جو مدّت ہوئی کہ فوت ہو چکا اور ایک ذرّہ اُس کی زندہ برکات موجود نہیں اور اِس کی قوم بجائے محبت الٰہی کی مستی کے شراب کی مستی میں سب سے زیادہ سبقت لے گئی ہے اور بجائے اس کے کہ آسمانی مال لیں دنیا کے مال پر فریفتہ ہیں اگرچہ قمار بازی سے ہی لیا جائے۔ بلکہ چاہئے کہ محمدی مسیح کے سلسلہ میں داخل ہو جو اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ہے۔ اور نقد برکات پیش کرتا ہے۔ آئندہ اختیار ہے۔ الـــــــــــــراقـــــــــم

میرزا **غلامِ احمدؐ** قادیانی مسیح موعود

### مُناجات بحضرتِ باری عزاسمہٗ

اے سر و جان و دل و ہر ذرّہ ام قُربانِ تو ۔۔۔ بر دلم بکشا ز رحمت ہر درِ عرفانِ تو
فلسفی کز عقل مے جوید تُرا دیوانہ ہست ۔۔۔ دُور تر ہست از خردہا آں رہِ پنہانِ تو
از حریمِ تو ازیناں ہیچ کس آگاہ نہ شد ۔۔۔ ہر کہ آگہ شد ، شُد از احسانِ بے پایانِ تو
عاشقانِ روئے خود را ہر دو عالم میدہی ۔۔۔ ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو
یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال ۔۔۔ خلق محتاج است سُوئے جذبۂ بُرہانِ تو
یک نشاں بنما کہ تا نُورت درخشد در جہاں ۔۔۔ تا شود ہر منکرِ مِلّت محامد خوانِ تو
گر زمیں زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم ۔۔۔ غم ہمیں دارم کہ گُم گردد رہِ رخشانِ تو
گفتگو و بحث در دیں درد سر بسیار ہست ۔۔۔ قصّہ کوتہ کن بآیاتِ عظیم الشانِ تو
از زلازل جُنبشے دِہ فطرتِ اغیار را ۔۔۔ تا مگر آیند ترساں سُوئے آں ایوانِ تو
چشمۂ رحمت رواں کُن در لباسِ زلزلہ ۔۔۔ تا بکے سوزد بغم ایں بندۂ گریانِ تو

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ387 تا 389مطبوعہ لندن)

---

فارسی اشعار کا ترجمہ از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ:

اے وہ کہ تجھ پر میرا سر، جان، دل اور ہر ذرّہ قربان ہے میرے دل پر اپنی رحمت سے اپنی معرفت کا ہر دروازہ کھول دے۔ فلسفی دیوانہ ہے جو تجھے عقل کے زور سے ڈھونڈتا ہے۔ تیرا پوشیدہ راستہ عقلوں سے بہت دور ہے۔ ان لوگوں میں سے تیری مقدس بارگاہ کا کوئی بھی واقف نہیں ہوتا جو بھی واقف ہوا وہ تیرے بے نہایت احسانات کی وجہ سے ہوا۔ تو اپنے چہرہ کے عاشقوں کو دونوں جہان بخش دیتا ہے۔ لیکن تیرے غلاموں کی نظر میں دونوں جہاں ہیچ ہیں۔ مہربانی کی نظر فرما تا کہ جنگ و جدل ختم ہو۔ مخلوقات تو تیرے دلائل کی قوت کی محتاج ہے۔ ایک نشان دکھا تا کہ تیرا نور دنیا میں چمکے اور تا کہ ہر منکر اسلام تیرا ثنا خواں ہو جائے۔ اگر زمین زیروزبر ہو جائے تو مجھے کچھ غم نہیں۔ مجھے تو یہی غم ہے کہ کہیں تیری روشن راہ گم نہ ہو جائے۔ دین کے معاملہ میں گفتگو اور بحث بہت دردسری ہے۔ تو عظیم الشان نشانات دکھا کر قصہ مختصر کردے۔ دشمنوں کی فطرت کو زلزلے دکھا کر ہلا ڈال تا کہ وہ ڈر کر تیری درگاہ کی طرف آجائیں۔ زلزلے کے پردہ میں رحمت کا چشمہ جاری کر۔ یہ تیرا گریہ وزاری کرنے والا بندہ کب تک غم میں جلا کرے۔

اداریہ

# 27 مئی 2008ء

## عظیم روحانی مسرتوں اور شادمانیوں سے معمور۔ سوسالہ جلسہ یوم خلافت

27 مئی 2008ء کا دن اسلام احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ ایک روشن، زندہ اور زندگی بخش دن کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ کے وعدے اور رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت پر سوسال کا عرصہ پورا ہوا۔ اور اس عظیم نعمت کے عطا ہونے اور اس کے نہایت درجہ کامیابیوں اور کامرانیوں اور الٰہی افضال وتائیدات سے معمور سوسال پورا ہونے پر عالمگیر جماعت احمدیہ نے اپنی اعلیٰ دینی روایات کے مطابق اسے خاص روحانی کیف وسرور اور جذبہ وجوش سے منایا۔ یوں تو ساری دنیا میں ہی اس روز خاص تقاریب منعقد ہوئیں لیکن ان تمام تقریبات کا مرکز ومحور اور نقطۂ عروج لندن کے Excel سنٹر میں ہونے والی وہ تقریب تھی جس میں کروڑہا احمدیوں کے دلوں کی دھڑکن، ان کے محبوب امام، قافلہ سالار احمدیت، قدرت ثانیہ کے مظہر خامس، حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح ایدہ الودود نے بنفس نفیس شامل ہوکر ساری دنیا کے احمدیوں کو اپنے زندگی بخش خطاب سے نوازا۔

Excel سینٹر میں 18-19 ہزار افراد مردوزن کا اجتماع تھا۔ اگرچہ اس میں زیادہ تر جماعت UK کے افراد ہی تھے لیکن یورپ کے مختلف ممالک، امریکہ، کینیڈا، پاکستان، ہندوستان اور دیگر کئی ممالک سے آنے والے عشاقان خلافت بھی اس میں شامل ہوئے۔ یہ ایک بہت ہی حسین، دلکش، پاکیزہ اور ناقابل فراموش منظر تھا۔ صدسالہ خلافت احمدیہ جشن تشکر کی مناسبت سے صاف ستھرے لباس میں ملبوس چھوٹے بڑے مردوزن اپنے لبوں پر کھیلتی دلآویز مسکراہٹیں لئے ایک دوسرے کو سلام اور مبارکباد کے تحفے دے رہے تھے۔ موقعہ کی مناسبت سے بچے اور بچیاں مختلف زبانوں میں قدسی نغمات گا رہے تھے۔ الغرض رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کا ایک خوبصورت منظر تھا جو قلب ونظر کو روحانی مسرتوں سے سیراب کر رہا تھا۔ ایک طرف یہ حال تھا تو دوسری طرف ان کے دل خدا کی محبت اور اس کی حمد وشکر کے جذبات سے گداز تھے۔ ان کے سینوں میں بڑھتے ہوئے ایمان اور اخلاص اور فدائیت کے بے پناہ جذبات کی تلاطم خیز موجیں ان کے اندر انقلاب انگیز پاکیزہ روحانی تبدیلیاں برپا کر رہی تھیں۔ غیر حیران تھے کہ یہ کیسی مخلوق ہے؟ ان کا جشن دنیا کے جشنوں سے کس قدر مختلف ہے؟ ان کا نظم وضبط، ان کا وقار، ان کی چال ڈھال، شرم وحیا سے روشن ان کی آنکھیں، ان کی باہم للّٰہی محبتیں، ان کی اپنے امام سے غیر معمولی محبت وفدائیت اور اطاعت، اور ان کے دلوں کا اطمینان جو ان کے چہروں سے عیاں تھا ہر ایک کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ انہیں کیا معلوم کہ یہ جس شمع پر فدا ہیں یہ اسی کے حسن وجمال کا اثر ہے۔ یہ اسی آسمانی قیادت کی حسن تربیت، حسن تدابیر اور شب وروز کی دعاؤں کا کرشمہ ہے۔ یہ زمین پر چلنے والی آسمانی مخلوق ہے کیونکہ انہوں نے آسمانی منادی کی آواز کو قبول کیا ہے اور اس کی اس روحانی قیادت سے وابستہ ہیں جو ہدایت یافتہ آسمانی امامت ہے۔

اس عظیم اجتماع میں اسّی نوّے سالہ ضعیف العمر، بیمار اور کئی معذور افراد بھی تھے اور بعض مائیں اپنے ایک ماہ سے کم عمر بچوں کو لے کر بھی آئی ہوئی تھیں تاکہ ان کے نومولود بچے بھی اس تاریخی اور بابرکت موقع کی برکات سے حصہ پاسکیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے قادیان اور ربوہ کے مناظر براہ راست دکھائے جارہے تھے۔ لندن، قادیان اور ربوہ سے بلند ہونے والے نعرہ ہائے تکبیر وتمجید اور درود وسلام مومنوں کے دلوں میں ایمان وعمل صالح کے نئے جذبوں کو بیدار کر رہے تھے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس دن کی خوشیوں اور مسرتوں اور برکتوں کو بیان کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

حضور انور کا خطاب نہایت پرشوکت، ولولہ انگیز، جلالی اور دلوں کو خدا اور رسول کی محبت کے جذبات سے گرمانے والا تھا۔ آپ کے زندگی بخش نورانی کلمات تمام ظلمانی حجابوں کو پھاڑتے ہوئے دلوں کو منور کر رہے تھے۔ آنکھیں جذبات تشکر سے آنسوؤں سے بھیگ بھیگ جاتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جب تمام افراد جماعت نے کھڑے ہوکر حضور انور کے ساتھ عہد وفا دہرایا تو یوں لگتا تھا کہ آسمان سے خدا اور اس کے فرشتے اپنے تمام جلال وجمال کے ساتھ اس طائفہ مومنین کو اپنے حصار میں لئے ہوئے ہیں۔ قدرت ثانیہ کی جلالی شان کا مظہر، الٰہی قدرتوں کا عکّاس، غیر معمولی اثر انگیزی کا حامل یہ عظیم الشان خطاب معاندین احمدیت پر ایک صاعقہ بن کر پڑ رہا تھا تو مومنینِ خلافت کے دلوں پر رحمتِ الٰہی کی پھوار بن کر برس رہا تھا۔ اس دن کی پاکیزہ اور خوشگوار یادیں ہمیشہ احمدیوں کے دلوں میں مہکتی رہیں گی۔ اس دن خلیفۃ المسیح سے کئے گئے عہد اور تجدید عہد وفا کے شیریں ثمرات سے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی اور آئندہ صدیاں بہرہ ور ہوتی رہیں گی۔ نور خلافت اسی طرح روشن سے روشن تر ہوتا رہے گا۔ دین کو تمکنت حاصل ہوتی رہے گی۔ خوف امن میں بدلتا رہے گا۔ خلافت حقہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی سچی عبادت کرنے والوں کا گروہ پھلتا اور پھولتا رہے گا اور دنیا دیکھے گی کہ آسمانی خلافت سے وابستہ، وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی موحّدوں کی یہ جماعت ساری دنیا میں خدا کی سچی توحید کو قائم کرکے رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وماذلک علی اللہ بعزیز۔

(نصیر احمد قمر)

## یہ کرشمے خلافت کے ہیں دوستو!

یہ کوئی قصہّ، کہانی، فسانہ نہیں
کوئی دَھن کوئی دولت خزانہ نہیں
کسی شاعر کی کوئی رُباعی نہیں
کسی انساں کے ہاتھوں بنایا ہوا
کوئی بُت یا مجسّمہ نہ شاہکار ہے
نہ ہی جاگیر ہے
نہ مملکت کوئی
نہ کسی بادشاہ کی کوئی سلطنت
تو پھر کیا یہ کوئی طلسمات ہے؟
کوئی مایا ہے یہ؟
کون ہے جس سے وابستہ جو بھی ہوا؟
تو لاکھوں ہی اُس کے دیوانے ہوئے
اَن گنت ہیں کہ جو اُس حسیں کے لئے
اُس کے اَبرو کی جُنبش پہ بیٹھیں، اُٹھیں
جس کی آواز عُشّاق دیں دوستو!
اپنے سر پہ پرندے بٹھا کے سُنیں
کون وحدت کی لوری سُناتا پھرے
خود پرستی کی اِس جاگزیں بھیڑ میں
جو محبت کے نغمات گاتا پھرے
سجدہ گاہیں بنی ہوں جہاں قتل گاہ
اور ظلمت کے بادل گھٹا ٹوپ ہوں
یا ضلالت کے ہوں اژدھے تو وہاں
امن کی فاختائیں اُڑاتا ہے کون؟
درس انسانیت کے سکھاتا ہے کون؟
اور دیئے چاہتوں کے جلاتا ہے کون؟
یہ کرشمے خلافت کے ہیں دوستو!
جو کہ فضلِ الٰہی کی اِک ڈور ہے
جو رحمت کی چادر
یا اَبرِ کرم
یا عنایات کا،
سلسلہ ہے کرامات کا
خلافت نبوت کی میراث ہے
ایک اعجاز ہے
ایک احساس کا وہ گُہر ہے کہ جو
احمدیت کے سینے کی دھڑکن بنا
یہ خلافت اخوت کا وہ تاج ہے
جو نبوت کے سر پہ سجایا گیا

(امۃ القدوس شمس۔ لندن)

# خلافت

## خوف کے بعد امن کی ضمانت

(خواجہ منظور صادق - راولپنڈی)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنین اور عمل صالح بجا لانے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْامِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُم وَلَیُبَدِّ لَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْ فِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُو لٰئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (سورۃ النور:56)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا۔ اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

اس آیت میں جسے عام طور پر ”آیت استخلاف“ کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والوں اور عمل صالح بجا لانے والوں کے لئے جس خلافت کا وعدہ کیا ہے اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

1۔ وہ اس طرح کی خلافت ہو گی جیسے پہلے زمانہ کے انبیاء کے ماننے والوں کو عطا کی گئی تھی۔

2۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو تمکنت اور استحکام بخشے گا۔

3۔ آئندہ جو بھی خوف کی حالت پیدا ہو گی وہ اس خلافت کے ذریعہ اسے امن میں بدل دے گا۔

4۔ وہ خلفاء اور ان کے ماننے والے نہ صرف یہ کہ خود میری عبادت کریں گے بلکہ دنیا میں صرف میری عبادت کو ہی قائم کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

5۔ ان انعامات کے بعد جو شخص میری ان نعمتوں کی ناشکری کرے گا وہ فاسق ہو گا۔

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مومنین اور صالحین کی جماعت کو خلافت راشدہ کی شکل میں خلافت کے انعام سے نوازا تاہم حضور ﷺ کی ہی اس پیشگوئی کے مطابق کہ:

”کچھ عرصہ جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا نبوت کا زمانہ رہے گا` پھر خلافت نبوت کے طریق پر قائم ہو گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ختم ہو جائے گی اور پھر بادشاہت آئے گی اور کچھ عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ قائم رہے گی پھر اس کے بعد جابر حکومتوں کا دور آئے گا اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گا۔ اور پھر اس کے بعد دوبارہ خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو گی۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب تحذیر الناس صفحہ453)

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد کم و بیش تیس سال تک نبوت کے طریق پر خلافت قائم رہی لیکن بعد ازاں بادشاہت کا دور آیا اور تقریباً ایک ہزار سال تک جابر حکومتوں کی حکمرانی رہی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے عین مطابق حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر ایک بار پھر نبوت کے طریق کے مطابق خلافت کا بابرکت نظام قائم فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہی اپنے ماننے والوں اور مخلصین جماعت کو ”قدرت ثانیہ“ یعنی خلافت کی بشارت دی اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ قدرت دائمی ہے جو قیامت تک جاری رہے گی چنانچہ حضور علیہ السلام ”شہادت القرآن“ میں فرماتے ہیں کہ:

”چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو کہ تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے“۔

پھر حضور علیہ السلام نے رسالہ ”الوصیت“ میں فرمایا:

”مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے“۔ (الوصیت صفحہ11)

نیز فرمایا:

”سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی“۔

(الوصیت صفحہ9-10)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت میں بمطابق ”الوصیت“ قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا نظام قائم ہوا جس کو قائم ہوئے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 100 سال پورے ہو چکے ہیں۔ ان ایک سو سال کے دوران جماعت نے بارہا خوف کے ایام کو امن و آشتی میں تبدیل ہوتے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں پر ایک بار نہیں کئی بار دشمنوں کی طرف سے بھڑکائی ہوئی آگ کو ٹھنڈا ہونے کے مناظر آنکھوں نے مشاہدہ کئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ خلافت کے ہر دور میں پورا ہوتا نظر آیا کہ وہ خلافت کے ذریعہ سے مومنین اور صالحین کے خوف کو ہمیشہ امن میں تبدیل کر دے گا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ خلافت احمدیت فی الواقع خلافت حقہ ہے جسے مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لوگوں کی اکثریت عمل صالح بجا لانے والی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی صدق دل سے تابعداری اور اطاعت کر رہی ہے۔

### خلافت اُولیٰ

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے لے کر اب تک جماعت پر جب بھی خوف، فکر اور پریشانی کے دن آئے یا کوئی ابتلا آیا اللہ تعالیٰ نے خلافت کی برکت سے اس خوف اور پریشانی کو ختم کر کے امن میں بدل دیا اور ہر ابتلا میں جماعت نہ صرف یہ کہ سرخرو ہو کر نکلی بلکہ یہ ابتلا اس کے لئے ترقی کی نئی راہیں کھول گیا۔

ہم یہاں گزشتہ 100 سال میں جماعت پر آنے والے صرف چند ”خوف کے ایام“ امتحانوں اور ابتلاؤں کا ذکر کریں گے جن میں محض اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور خلافت کی برکت کے طفیل نہ صرف یہ کہ جماعت کی اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت فرمائی بلکہ خلافت کا نظام بھی دشمنوں اور مخالفین کی دستبرد اور گھناؤنی سازشوں منصوبوں اور مکروہ عزائم سے محفوظ رہا۔

سب سے پہلے ہم خلافت اُولیٰ کے دور کو لیتے ہیں۔ اس دور میں ایک اندرونی فتنہ نے جماعت میں سر اٹھایا جس کا مقصد و مدعا خلافت کے نظام کو ختم کرنا اور صدر انجمن احمدیہ کو اس پر حاوی اور مسلط کرنا تھا۔ خلافت کے منکرین کا یہ کہنا تھا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کو خلافت کے منصب پر فائز ہونے کا کوئی حق نہیں بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحیح جانشین صدر انجمن احمدیہ ہے۔ حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب کو وہ صرف ایک ”پیر“ کے طور پر ماننے کو تیار تھے لیکن خلیفہ نہیں کیونکہ ان کے بقول خلیفہ صرف صدر انجمن تھی۔

ان لوگوں نے اگرچہ ”خلیفۃ المسیح“ کی حیثیت سے بادل نخواستہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیعت تو کی تھی مگر درحقیقت صدق دل سے انہوں نے خلافت کے نظام کو تسلیم نہیں کیا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ اوّلؓ کا تقریباً سارا دورِ خلافت ان منکرین خلافت کی سرکوبی اور ان کی سازشوں اور شرارتوں کا مقابلہ کرنے میں گزرا۔ یہ جماعت کے لئے من حیث الجماعت خوف اور پریشانی کے ایام تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ان تمام شرارتوں، فتنوں اور سازشوں کا پیرانہ سالی کے باوجود جوانمردی اور پوری ہمت و جرأت سے مقابلہ کیا۔

خلافت کے ان منکرین اور مخالفین میں جماعت کے بڑے بڑے اکابرین اور با اثر لوگ شامل تھے۔ ان کے عزائم اور ارادے کیا تھے؟ ہم یہاں خود ان کی اپنی زبان اور ان کے ہی الفاظ میں اس کا ذکر کرتے ہیں۔

❁ ...... مولوی محمد علی صاحب مرحوم لکھتے ہیں:

”حضرت مسیح موعودؑ کی وفات لاہور میں ہوئی ...... آپ کی نعش مبارک جب قادیان پہنچی تو باغ میں خواجہ کمال الدین صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ یہ تجویز ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جانشین حضرت مولوی نور الدین صاحب ہوں ............ یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ سب احمدی ان کی بیعت کریں۔ مَیں نے کہا کہ اس کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہوں انہیں بیعت کی ضرورت ہے اور یہی ”الوصیت“ کا منشاء ہے ............ اور اس پر اب تک قائم ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جن لوگوں نے بیعت کی ہے انہیں اپنی وفات کے بعد کسی دوسرے شخص کی بیعت کی ضرورت نہیں اور نہ بیعت لازمی ہے لیکن بایں ہمہ مَیں نے بیعت کر بھی لی اس لئے کہ اس میں جماعت کا اتحاد تھا“۔

(حقیقت اختلاف مؤلفہ مولوی محمد علی۔ مطبوعہ 1922ء صفحہ 29-30)

❁ ...... خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:

”اگر خلیفہ اور جانشین ہم معنی اور مترادف ہیں تو پھر خود حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا خلیفہ کس کو بنایا۔ دیکھو تمہاری انجمن کو خود مسیح موعودؑ نے کہا کہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے جس قدر خلیفے ہوں ان کو تم خود انتخاب کرتے ہو اس لئے تمہارے انتخاب پر وہ خلیفۃ المسیح ہوتے ہیں لیکن انجمن کا نام خود مسیح موعودؑ نے خلیفۃ المسیح رکھا ہے“۔ (اندرونی اختلافات سلسلہ احمدیہ کے اسباب صفحہ 51)

❁ ...... ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:

”ہم نے صاف کہہ دیا تھا کہ جناب مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ آنحضرت صلعم کے خلیفہ تھے اور خلافت نبوت کی ہوتی ہے۔ خلافت کی خلافت ایک بے معنی بات ہے۔ (رسالہ مرأۃ الاختلافات مؤلفہ ڈاکٹر بشارت احمد مرحوم مطبوعہ 1938ء)

جماعت میں پیدا ہونے والے اس فتنہ کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کس طرح مردانہ وار مقابلہ کیا اور اس سازش کا کیونکر قلع قمع کیا، اس کے ثبوت کے طور پر حضور کے ہی الفاظ میں چند اقتباس پیش خدمت ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک موقع پر ایک دل ہلا دینے والی تقریر کی۔ آپ نے فرمایا:

”تم نے اپنے عمل سے مجھے اتنا دکھ دیا ہے کہ میں اس حصہ مسجد میں بھی کھڑا نہیں ہوا جو تم لوگوں کا بنایا ہوا ہے بلکہ میں اپنے مرزا کی مسجد میں کھڑا ہوا ہوں۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ میرا فیصلہ ہے کہ قوم اور انجمن دونوں کا خلیفہ مطاع ہے اور یہ دونوں خادم ہیں انجمن مشیر ہے۔ اس کا رکھنا خلیفہ کے لئے ضروری ہے۔ جس نے یہ لکھا ہے کہ خلیفہ کا کام بیعت لینا ہے اصل حاکم انجمن ہے وہ توبہ کرے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دوں گا۔ کہا جاتا ہے کہ خلیفہ کا کام صرف نماز پڑھانا یا جنازہ یا نکاح پڑھا دینا اور یا بیعت لے لینا ہے۔ یہ کام تو ایک مُلّا بھی کر سکتا ہے اس لئے کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں اور میں اس قسم کی بیعت پر تھوکتا بھی نہیں۔ **بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت کی جائے اور جس میں خلیفہ کے ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے“۔**

حضرت خلیفۃ المسیحؓ نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ میں ان لوگوں کے طریق کو بھی پسند نہیں کرتا جنہوں نے خلافت کے قیام کی تائید میں جلسہ کیا ہے اور فرمایا جب ہم نے لوگوں کو جمع کیا تھا تو ان کا کوئی حق نہ تھا کہ وہ الگ جلسہ کرتے۔ ہم نے ان کو اس کام پر مقرر نہیں کیا تھا اور پھر جبکہ خدا نے مجھے یہ طاقت دی ہے کہ میں اس فتنہ کو مٹا سکوں تو انہوں نے یہ کام خود بخود کیوں کیا''۔

(خلافت احمدیہ کے مخالفین کی تحریک صفحہ 19)۔(بحوالہ سوانح فضل عمر مؤلفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جلد اول صفحہ 196-195)

**ایک اور موقع پر فرمایا:**

''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے......اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ **مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔** پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے.....''۔

''یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا رہتا ہے کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔

مَیں باوجود اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا تکلیف دیتا ہے اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ مَیں جب مرجاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کردے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ **مجھے خدا نے خلیفہ بنادیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہوسکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔** اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔

دیکھو! **میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔** میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ **میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔** تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو۔ توبہ کرلو.....تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا''۔

(بدر قادیان یکم فروری 1912ء صفحہ 40-3)

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عہد خلافت میں جماعت پر خوف اور ابتلا کے جو ایام آئے انہیں حضور نے اپنی فراست، خداداد صلاحیتوں اور عزم صمیم سے اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ امن و آشتی میں بدل دیا اور یوں خلافت کا نوخیز پودا ہر آندھی اور طوفان کے حملوں سے محفوظ رہا۔ خوف کے بعد امن کا یہ پہلا نظارہ تھا جو مومنین اور مخلصین نے مشاہدہ کیا۔

## خلافت ثانیہ

1914ء میں خلافت ثانیہ کا مبارک دور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے منصب خلافت پر فائز ہونے کے ساتھ شروع ہوا۔ اس دور میں اندرونی فتنوں نے گاہے بگاہے سر اٹھایا مگر مجموعی طور پر یہ فتنے جماعت کے لئے کوئی زیادہ پریشانی اور خوف کا باعث نہ بن سکے۔ حضرت مصلح موعودؓ کا 52 سالہ دور خلافت اگر ایک طرف جماعت کی شاندار ترقی کا دور تھا تو دوسری جانب احمدیت کے دشمنوں اور معاندین کی شرارتوں، مخالفتوں اور طوفان بدتمیزی کے بھی عروج کا زمانہ تھا۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے مخالفین اور معاندین احمدیت کی ان شرارتوں، سازشوں اور احمدیت کو مٹانے کے منصوبوں اور انکے مکروہ عزائم کا اس طرح ڈٹ کر اور بے باکی سے مقابلہ کیا کہ دشمن کی ایک بھی نہ چلی اور احمدیت کا قافلہ آگے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں جماعت پر اس کے مخالفین کی طرف سے جو بڑے بڑے اور خطرناک حملے کئے گئے اور انتہائی خوف کے حالات پیدا کئے گئے اور جن میں جماعت کو مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ جانی قربانیاں اور شہادتیں پیش کرنے کا بھی اعزاز حاصل ہوا وہ **1934ء میں قیام پاکستان سے قبل مجلس احرار کا فتنہ اور پاکستان بننے کے بعد 1953ء میں پورے ملک میں مخالفین اور معاندین کی طرف سے احمدیوں کے خلاف بھڑکائی جانے والی آگ تھی۔**

آیئے ہم یہاں ان ہر دو تاریخی واقعات کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہیں تاکہ یہ ثابت ہو سکے کہ حضرت مصلح موعود نے مخالفین کی طرف سے جماعت پر مسلط کئے جانے والے ان شدید خوف کے ایام کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی مکمل تائید و نصرت کے ساتھ کیونکر امن میں بدل دیا اور جماعت خلافت کی برکت سے اور ایک موعود خلیفہ کے پروں کے سائے میں آگ و خون کے ان دریاؤں سے صحیح سلامت کیسے پار ہوگئی۔

**1934**ء میں مجلس احرار نے جو دراصل گاندھی کی کانگریس پارٹی کی ہی ایک شاخ تھی اور جس کا مقصد تحریک پاکستان کی مخالفت اور بانیان پاکستان بالخصوص قائداعظم محمد علی جناح کے خلاف کردار کشی کی مہم چلانا تھا جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کو دیکھتے ہوئے اور اپنے زعم میں اسے ختم کرنے کے عزائم کی خوفناک مہم کے سلسلہ میں قادیان میں ایک جلسہ کرنے کا اعلان کیا۔ حکومت کی طرف سے امن عامہ میں خلل پڑنے کے اندیشہ کے باعث جب اسے قادیان میں جلسہ کرنے کی اجازت نہ ملی تو اس نے قادیان کے ایک نواحی گاؤں میں یہ جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ احراریوں کے عزائم اور منصوبے کیا تھے ان کی ایک جھلک احراری لیڈروں کے ان بیانات اور اعلانات سے ہوتی ہے جو اس وقت کے اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ہم ان میں سے صرف چند ایک بیانات اور اعلانات کو یہاں نقل کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔

**چنانچہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری نے بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:**

''**لوگو! اب قادیانیت کے آخری سانس ہیں اس کا جنازہ میرے کندھوں پر اٹھے گا اس کا آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے عنقریب قادیانیت کا قلعہ پاش پاش ہوجائے گا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں**''۔(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 341)

۞......17/نومبر 1935ء کو مسجد خیر الدین امرتسر میں منعقدہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا:

''مرزا محمود نے ہمیں مباہلہ کی دعوت تو دی ہے مگر دیکھو ہم اسے کیسا خراب کریں گے۔ شرائط شرائط کہتا ہے۔ شرائط کیا بلا ہوتی ہیں۔ ہم شرائط کو نہیں جانتے ہم نے اگر مباہلہ کیا تو بے شرائط کریں گے۔ تم چیں کرو پیں کرو ہم تم کو چھوڑنے کے نہیں۔ رضا کار تیار ہو جائیں۔ باوردی ہو جائیں۔ جمعرات تک پہنچ جاؤ۔ والنٹیئر اور رضا کار تیار ہو جائیں۔ جمعہ قادیان جا پڑھو۔ مباہلہ ہو یا نہ ہو اس سے غرض نہ رکھو۔ شرائط کی کوئی ضرورت نہیں.........**مرزائیوں کے اب آخری دن ہیں۔ مباہلہ کریں یا نہ کریں ہم ان کو مٹادیں گے۔ پچاس سال انہوں نے موجیں کرلی ہیں**''۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 255)

ان حالات میں یہ ایام جماعت کے لئے کس قدر خطرناک اور خوفناک تھے؟ اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

''یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان کی ساری طاقتیں جماعت احمدیہ کو مٹانے کے لئے جمع ہوگئی ہیں ایک طرف احرار نے اعلان کر دیا کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو مٹا دینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور وہ اس وقت تک سانس نہ لیں گے جب تک اسے مٹا نہ لیں۔

دوسری طرف جو لوگ ہم سے ملنے جلنے والے تھے اور بظاہر ہم سے محبت کا اظہار کرتے تھے انہوں نے پوشیدہ بغض نکالنے کے لئے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سینکڑوں اور ہزاروں روپے سے ان کی امداد کرنی شروع کردی۔

اور تیسری طرف سارے ہندوستان نے ان کی پیٹھ ٹھونکی یہاں تک کہ ایک ہمارا وفد گورنر پنجاب سے ملنے کے لئے گیا تو اسے کہا گیا کہ تم لوگوں نے احرار کی اس تحریک کا اندازہ نہیں لگایا۔ ہم نے محکمہ ڈاک سے پتہ لگایا ہے پندرہ سو روپیہ روزانہ ان کی آمدنی ہے۔ تو اس وقت گورنمنٹ انگریز نے بھی احرار کی فتنہ انگیزی سے متاثر ہوکر ہمارے خلاف ہتھیار اٹھا لئے اور یہاں کئی بڑے بڑے افسر بھیج کر اور احمدیوں کو رستے چلنے سے روک کر احرار کا جلسہ کر دیا گیا''۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 1-2)

پس ایسے حالات میں جب احرار قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے مکروہ عزائم کے ساتھ قادیان کے قریبی گاؤں میں جلسہ منعقد کر رہے تھے اور انہیں حکومت اور انتظامی افسروں کی مکمل سرپرستی اور آشیر باد حاصل تھی حضرت مصلح موعودؓ نے یہ اعلان فرمایا کہ:

''**مَیں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے دیکھ رہا ہوں**''۔

اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین واقعی نکل گئی اور وہ جو احمدیت کا نام و نشان مٹانے کا فیصلہ کر کے قادیان آئے تھے خود ان کا نام و نشان مٹ گیا اور حضرت مصلح موعود کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت کے یہ خوف اور پریشانی کے ایام دیکھتے دیکھتے امن و آشتی کے ایام میں بدل گئے اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورے جاہ و جلال اور شان و شوکت سے پورا ہوا کہ وہ خلافت کے طفیل مومنین کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کیا خوب فرمایا ؎

تمہیں مٹانے کا زعم لے کر اٹھے ہیں جو خاک کے بگولے
خدا اڑا دے گا خاک ان کی کرے گا رسوائے عام کہنا

جماعت پر ایک اور بڑا امتحان اور ابتلا **تقسیم ہند کے موقع پر قادیان سے مرکز احمدیت کی پاکستان منتقلی کا** تھا۔ قادیان جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی جائے پیدائش اور ایک مقدس بستی تھی اسے چھوڑنا اور اس سے جدائی جماعت بالخصوص امام جماعت حضرت مصلح موعودؓ کے لئے بہت گراں اور انتہائی پریشان کن تھی۔ لیکن جماعت کے لئے الٰہی نوشتوں کے مطابق ''داغ ہجرت'' مقدر تھا۔ چنانچہ جب قادیان میں حالات انتہائی مخدوش ہو گئے اور ہندوؤں و سکھوں نے حکومت کی ایماء اور سرپرستی میں قادیان کو گھیرے میں لے کر چاروں طرف سے حملے شروع کر دیئے تو جماعت کے سرکردہ بزرگان نے متفقہ طور پر حضرت مصلح موعود سے درخواست کی کہ آپ قادیان چھوڑ کر پاکستان تشریف لے جائیں اور جماعت کی وہاں سے قیادت فرمائیں مگر حضور نے یہ مشورہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ امام کا مرکز چھوڑ کر چلے جانا مناسب نہیں۔ چنانچہ اس موقع پر حضور نے امیر جماعت احمدیہ لاہور مکرم و محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی وساطت سے جماعت احمدیہ پاکستان کے نام جو تاریخی خط لکھا وہ یہاں نقل کرنا مناسب ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں:

"بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

برادران جماعت احمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

فسادات بڑھ رہے ہیں۔ قادیان کے گرد دشمن گھیرا ڈال رہے ہیں۔ آج سنا گیا ہے ایک احمدی گاؤں پوری طرح تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس گاؤں کی آبادی چھ سو سے اوپر تھی۔ ریل، تار، ڈاک بند ہے۔ ہم وقت پر نہ آپ کو اطلاع دے سکتے ہیں اور نہ جو لوگ قادیان سے باہر ہیں اپنے مرکز کے لئے کوئی قربانی ہی کر سکتے ہیں۔ مَیں نے احتیاطاً خزانہ قادیان سے باہر بھجوا دیا ہے پھر بھی ان فسادوں کی وجہ سے بعض کو روپے ملنے میں دیر ہو تو انہیں صبر سے کام لینا چاہئے کہ یہی وقت ایمان کی آزمائش کے ہوتے ہیں۔

مجھے بعض لوگ مشورہ دیتے ہیں کہ میں قادیان سے باہر چلا جاؤں۔ ان لوگوں کے اخلاص میں شبہ نہیں

باقی صفحہ نمبر8پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

احمدی جہاں کہیں بھی بسنے والے ہوں، چاہے وہ انڈونیشیا ہو یا پاکستان ہو یا اور کوئی ملک ہو جہاں جہاں بھی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔ پس اس کے آگے جھکیں، اس سے رحم مانگیں۔ وہ خدا جو عالم الغیب بھی ہے اس کی نظر میں اگر یہ لوگ اصلاح کے قابل نہیں ہیں تو ہمیں بھی ان سے نجات دلوائے اور ان بے وقوفوں کو بھی یا ان کمزوروں کو بھی جو ان کی باتوں میں آ کر اپنی دنیا بھی برباد کر رہے ہیں اور اپنی آخرت بھی برباد کر رہے ہیں۔

---

پہلے تو قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس کے مصداق صرف پاکستان کے احمدی بن رہے تھے کہ آگیں لگائی جاتی تھیں اور پولیس اور انتظامیہ بیٹھ کر تماشے دیکھا کرتی تھی۔ اب انڈونیشیا میں بھی پے درپے ایسے واقعات ہو رہے ہیں جو ہمارے سامنے یہ نظارے رکھتے ہیں۔ پس اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کے یہ ظلم انہی پر پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔

جبّار کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بندوں کے خراب شدہ کاموں کو درست کرنے والا۔ لفظ اَلْجبّار کے مختلف لغوی وتفسیری معانی اور استعمالات کا تذکرہ

(جامعہ احمدیہ گھانا میں زیر تعلیم جزیرہ کریباتی کے ایک مخلص نوجوان کی وفات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 16 رمئی 2008ء بمطابق 16 رہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّاهُوَ۔اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (الحشر:24)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ: وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے اور کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت جبّار ہے جیسا کہ مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے اور اس کا ترجمہ پڑھا ہے، اس میں اس کا ذکر ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب جبّار کا لفظ آتا ہے تو اس کے معنی اس سے مختلف ہوتے ہیں جب یہ لفظ بندے کے لئے استعمال ہو جیسا کہ اس کے ترجمے سے بھی ظاہر ہے۔ اہل لغت نے اس لفظ کے جو معنی کئے ہیں، پہلے مَیں وہ بیان کرتا ہوں۔

مفردات امام راغب میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں جو اَلْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ کہا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا نام اَلْجَبَّارُ اہل عرب کے قول جَبَرْتُ الْفَقِيْرَ یعنی میں نے فقیر کو نوازا کے مطابق ہے اور یہ نام اَلْجبّار اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات ہے جو لوگوں پر اپنی متعدد نعماء سے نعماء نازل کرتا ہے، اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔

یہ آگے لکھتے ہیں کہ اَلْجَبَّارُ انسان کی صفت کے طور پر اس شخص کے حق میں استعمال ہوتا ہے جو ایسے متکبرانہ دعاوی کرتا ہے جن کا وہ مستحق نہیں ہوتا اور انسان کے بارہ میں جبّار کا لفظ صرف مذمت کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔

پھر لغت کی ایک کتاب لسان العرب ہے اس میں لکھا ہے، اَلْجَبَّار اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے یعنی اپنی مخلوق کو اپنے منشاء کے مطابق اوامر و نواہی پر چلانے والا۔ یہاں یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس میں زبردستی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے بُرا اور بھلا بندے کے سامنے رکھ دیا ہے کہ نیکیوں پر چلو گے تو نیک جزا پاؤ گے اور اگر برائیاں کرو گے تو برائیوں کی سزا قانون قدرت کے مطابق ملے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک صفت رحمت کی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری رحمت تمام پر حاوی ہے، ہر چیز پر حاوی ہے۔ اس کے تحت وہ مالک ہے۔ جو چاہے سلوک کرتا ہے، رحمت سے بخش بھی دیتا ہے۔

بہرحال اس لغت میں آگے اَلْجَبَّار کے ایک معنی یہ لکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جس تک رسائی ممکن نہیں، جس تک انسان پہنچ نہیں سکتا۔ پھر لکھا ہے اَلْجَبَّار مخلوق سے بلند مقام پر فائز ہستی کو جَبَّار کہتے ہیں۔ انسانوں کے معاملے میں لکھا ہے کہ وہ متکبر شخص جو اپنے ذمہ کسی شخص کا حق تسلیم نہ کرے، اسے بھی جَبَّار کہتے ہیں۔

لِحْيَانِی کہتے ہیں کہ جَبَّار وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے تکبر کی راہ سے اعراض کرے۔ عبادت نہ کرے اور اس میں تکبر پایا جاتا ہو۔ قَلْبٌ جَبَّار کا مطلب ہے ایسا دل جس میں رحم نہ ہو۔ وہ دل جو تکبر کی وجہ سے نصیحت قبول نہ کرے۔ رَجُلٌ جَبَّار، ہر ایسے شخص کو جَبَّار کہیں گے جو زبردستی اپنی بات منوائے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ (سورة قٓ:46) یعنی تو ان پر مسلط نہیں ہے، تا انہیں زبردستی اسلام قبول کرنے کے لئے مجبور کرے۔ پھر ہر اس جھگڑالو شخص کو جو ناحق لڑتا جھگڑتا ہے جَبَّار کہتے ہیں۔ اَلْجَبَّار عظیم، قوی اور طویل کو بھی کہتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ اَلْجَبَّار اُسے کہتے ہیں جو بلند سے بلندتر ہوتا چلا جائے اور اس کی عزت وشرف میں کمی نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف لغات سے جو معنی اخذ کئے ہیں، آپؓ لکھتے

ہیں کہ ’’اَلْجَبَّار اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس کے معنی لوگوں کی حاجات پوری کرنے والے کے ہوتے ہیں۔لیکن جب کسی غیر اللہ کے متعلق جَبَّار کا لفظ استعمال ہو تو اس کے معنی سرکش اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے کے ہوتے ہیں‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد 7تفسیر سورۃ القصص آیت 20صفحہ485)

پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ جَبَّار کے معنی ہوتے ہیں دوسروں کو نیچا کر کے اپنے آپ کو اونچا کرنے والا۔

پھر ایک جگہ آپؓ نے لکھا ہے: ’’جَبَّار کا لفظ خدا تعالیٰ کی صفات میں ہے۔یعنی اصلاح کرنے والا............اور ہر سرکشی کرنے والے اور بات نہ ماننے والے کو بھی (جَبَّار) کہتے ہیں‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد 3 تفسیر سورۃ ہود زیر آیت 60صفحہ 210)

پھر ایک جگہ آپؓ لکھتے ہیں کہ ’’جہاں اس کے معنی اصلاح کرنے کے ہیں وہاں کسی کی مرضی کے خلاف اس پر ظلم کر کے جبراً اس سے کام لینے کے بھی ہیں۔گویا ایک معنی ایسے ہیں جن میں نیکی اور اصلاح پائی جاتی ہے اور ایک معنی ایسے ہیں جن میں سختی اور ظلم پایا جاتا ہے‘‘۔

(تفسیر کبیر جلد 5 تفسیر سورۂ مریم زیر آیت 15صفحہ148)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کے جو معنی کئے ہیں وہ ہیں کہ ’’بگڑے ہوئے کو بنانے والا‘‘۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر جس کا عنوان تقدیر الٰہی ہے اس میں خدا تعالیٰ کی ذات سے جَبَر کے بارے میں بعض لوگوں کے غلط نظریات بیان کرتے ہوئے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں بیان کرتے ہیں، اس صفت جَبَّار کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کریم سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ جَبَّار ہے۔مگر اس کے معنی ’’اصلاح کرنے والا‘‘ ہیں اور یہ کہتے ہیں جَبَریہ ہے۔زبردستی کام کراتا ہے۔حالانکہ یہ کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے۔عربی میں جَبَر کے معنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو درست کرنے کے ہیں اور جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بندوں کے خراب شدہ کاموں کو درست کرنے والا اور اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کے حق کو دبا کر اپنی عزت قائم کرنے والا۔لیکن یہ دوسرے معنی تب کئے جاتے ہیں جب بندوں کی نسبت استعمال ہو۔خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال نہیں کئے جاتے اور نہ کئے جا سکتے ہیں کیونکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔یہ کہا ہی نہیں جا سکتا کہ دوسروں کے حقوق کو تلف کر کے اپنی عزت قائم کرتا ہے‘‘۔

(تقدیر الٰہی۔انوار العلوم جلد 4صفحہ459)

یہ تقدیر الٰہی کا مسئلہ ہے، حقیقی عرفان تو یہ کتاب پڑھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔بہرحال اس لفظ کے تحت انہوں نے یہ وضاحت کی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت میں جو مَیں نے تلاوت کی ہے، بیان کردہ صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغِ عیب نہیں۔یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔اگر مثلاً تمام رعیت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراجِ شاہی کہاں سے آئے۔اور اگر رعیت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کون سی لیاقت اپنی ثابت کرے۔پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اور مخلوقات پیدا کر سکتا ہے۔اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو پھر بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی۔کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر پھر دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا؟ اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا؟ تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے قانون بناتے ہیں۔بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خودغرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیرِ مادر سمجھ لیتے ہیں۔مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے ایک کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو تو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے۔پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو وہ یا تو کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا۔بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے۔

پھر فرمایا اَلسَّلَامُ یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے۔اس کے معنی بھی ظاہر ہیں کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس بدنمونہ کو دیکھ کر کس طرح دل تسلّی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا............پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا ہے اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہو سکتا اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہو گا کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔وہ بجائے دلائل پیش کرنے کے ہر ایک بے ہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔اور پھر فرمایا کہ اَلْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کا بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے‘‘۔(اسلامی اصول کی فلاسفی ،روحانی خزائن جلد 10صفحہ373-375)

تو یہ ہے وہ خدا جس کا اس آیت سے پتہ لگتا ہے جو مَیں نے تلاوت کی۔اس میں اللہ تعالیٰ کی وہ تمام صفات بیان ہوئی ہیں جو بندے کو اس کے قریب تر لانے والی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے رحم کا وارث بناتی ہیں۔وہ بادشاہ ہے۔ہر غلطی سے پاک ہے۔ہر کمزوری سے پاک ہے۔ہر برائی سے پاک ہے۔جو اس کی طاقت ہے وہ منبع ہے ہر قسم کے اور مکمل امن کا۔بندے کو ہر قسم کے خطرات سے بچانے والا اور حفاظت میں رکھنے والا ہے اور سب پر نگران ہے۔تمام طاقتوں والا اور غالب ہے۔ہر ٹوٹے کام کو بنانے والا ہے اور ہر نقصان کو پورا کرنے والا ہے۔وہ ہر ضرورت سے بالا ہے اور ہر ایک کی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔

پس ان طاقتوں کے خدا پر جبر کے وہ معنی نہیں کئے جا سکتے جو عموماً کئے جاتے ہیں یا بندے کے بارے میں کئے جاتے ہیں۔یہ اس پر چسپاں ہو ہی نہیں سکتے۔کیونکہ عارضی طاقتوں، وقتی حکومتوں کی تو ان لوگوں کو ضرورت ہے جو عارضی لوگ ہیں۔خدا تو ہمیشہ کے لئے ہے، ہمیشہ سے طاقتور ہے اور طاقت کا منبع ہے اور اس کے مقابلے میں جیسا کہ مَیں نے کہا جب بندے کی طرف یہ صفت منسوب ہوتی ہے تو اس کے معنی جیسا کہ ہم نے دیکھا بے رحم، تکبر کی وجہ سے نصیحت قبول نہ کرنے والا، زبردستی اپنی بات منوانے والا اور جھگڑا کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی جَبَّار کا لفظ بندوں کے لئے استعمال فرمایا ہے تو اس رنگ میں ہی استعمال فرمایا ہے جسے منفی رنگ کہہ سکتے ہیں۔اب چند وہ آیات میں سامنے رکھتا ہوں جن میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ایک مفسر نے اس حوالے سے جَبَر کی یا انسان کے بارے میں جَبَّار کی درج ذیل اقسام بیان فرمائی ہیں۔

نمبر ایک کہ مسلّط ہونے والا۔اس کی دلیل میں وہ کہتے ہیں وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ (سورۃ ق:46) یعنی تو ان پر زبردستی کرنے والا نگران نہیں ہے۔

دوسرے عظیم جسامت والا۔اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ (المائدہ:23) یقیناً ان میں ایک سخت گیر قوم ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت سے سرکشی اختیار کرنے والا۔وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا (مریم:33) اور مجھے سخت گیر نہیں بنایا گیا۔بہت زیادہ لڑنے والا جیسا کہ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ (الشعراء:131) ہے۔یعنی زبردست بنتے ہوئے گرفت کرتے ہوئے اور اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ (القصص:20) یعنی تو یہ چاہتا ہے کہ ملک میں دھونس جماتا پھرے۔سو مسلّط ہونے والے کے ضمن میں جس آیت کا حوالہ مَیں نے دیا ہے، یہ سورۃ کہف کی آیت نمبر 46 ہے۔مکمل آیت یوں ہے۔ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ۔ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ (سورۃ ق:46) یعنی ہم اسے سب سے زیادہ جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تُو ان پر زبردستی اصلاح کرنے والا نگران نہیں ہے۔پس قرآن کے ذریعہ اسے نصیحت کرتا چلا جا جو میری تنبیہ سے ڈرتا ہے۔

پس یہ حکم ہے آنحضرت ﷺ کے ماننے والوں کو بھی کہ تمہارا کام پیغام پہنچا دینا ہے۔زبردستی سے کسی کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔اللہ تعالیٰ جب اپنے پیاروں کے حق میں نشان دکھاتا ہے تو پھر انکار کرنے والوں کو خیال آتا ہے کہ ہمارے گناہوں کی وجہ سے بعض سزائیں مل رہی ہیں لیکن بعض بدقسمت پھر بھی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔

پاکستان میں بھی مختلف آفات کے بعد لکھنے والوں نے اخباروں میں کالم کے کالم لکھے ہیں کہ لگتا ہے ہماری غلطیوں کی پاداش میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔لیکن اللہ کی آواز پر کان نہیں دھرتے، اپنی آنکھیں نہیں کھولتے۔لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے کہ تمہارا کام تنبیہ کرنا اور پیغام پہنچانا ہے۔پس انسانی ہمدردی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت دنیا کو راستی کی طرف بلاتے رہنا ہمارا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اس کو ہم ہر روز پورا ہوتے دیکھتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ تمہارے جو ماننے والے ہیں ان کا کام ہے کہ اس پیغام کو پہنچاتے رہو۔اس کے نتائج پیدا کرنا میرے ذمہ ہے۔اس کے لئے ذریعہ نکالنا

میرے ذمہ ہے۔ان کو استعمال کرنا تمہارا کام ہے۔اس کے نتیجے نکالنے، دلوں کو فتح کرنا، خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ پس جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ہمیں کرتے چلے جانا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ ھود میں نافرمانوں اور سرکشوں کو اس زمرہ میں بیان فرمایا ہے۔وہ جبار بنتے ہیں۔جیسا کہ فرمایا وَتِلْکَ عَادٌ۔ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَعَصَوْا رُسُلَہٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ھود:60) اور یہ ہیں عاد جنہوں نے اپنے ربّ کی آیات کا انکار کر دیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت جابر اور سرکش کے حکم کی پیروی کرتے رہے۔

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے ذکر فرمایا ہے جس سے عاد کا نیکیوں سے انکار ثابت ہوتا ہے۔رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور دنیاوی جاہ وحشمت والوں کو سب کچھ سمجھتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سرکش لوگ ہیں۔اور پھر اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان بے وقوفوں کو اس ناشکری کی وجہ سے سزا ملی جن کی یہ پیروی کرتے رہے۔اور جن کو وہ جابر اور اونچا مقام دلانے والا اور حفاظت کرنے والا سمجھتے رہے وہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ان کے کچھ کام نہ آسکے۔تو یہ سبق ہے جو پچھلی قوموں کو دے کر اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ آئندہ بھی یہ قوموں کو یاد رکھنا چاہئے۔

پھر سورۃ شعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ (الشعراء:131) اور جب تم گرفت کرتے ہو تو زبردست بنتے ہوئے گرفت کرتے ہو۔ یہاں پھر عاد کا ذکر ہے کہ کس طرح غلبہ کی صورت میں تم لوگ اس تہذیب کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہو۔جس قوم پر قبضہ کر لو اسے انتہائی ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہو اور اپنی بڑائی اور طاقت کا اظہار کرتے ہو۔اپنی جنگی طاقت اور قوت کی وجہ سے چاہتے ہو کہ ہر قوم تمہارے زیرنگیں ہو جائے۔لیکن اللہ کے رسول نے انہیں ڈرایا کہ اللہ کو یہ حرکتیں پسند نہیں ہیں۔خدا سے ڈرو اور اصلاح کرو۔

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض بڑی طاقتیں اسی اصول پر چل رہی ہیں۔گو سیاست کی وجہ سے بعض دفعہ مدد کے نام پر قبضے جمائے جاتے ہیں لیکن بڑائی اور تکبر صاف بتا رہا ہوتا ہے کہ دل میں کچھ اور ہے اور ظاہر کچھ اور کیا جا رہا ہے اور اصل مقصد قبضہ اور تسلّط ہے۔اصل مقصد اپنی حکومت قائم کرنا ہے۔اصل مقصد اپنے زیرنگیں کرنا ہے اور پھر ظالمانہ طور پر ان پر گرفت کر کے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔پہلے تو کچھ کہا جاتا ہے اور پھر اسی گرفت کی وجہ سے سزاؤں میں پھنسایا جاتا ہے۔

پھر آج کل بعض حکومتیں اور بدقسمتی سے اسلامی مملکتیں کہلانے والی جن کو قرآن کریم کی تعلیم پر غور کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن اس کے بجائے سرکشی اور ظلم میں بڑھ رہی ہیں۔پہلے تو پاکستان میں ظلم ہوتا تھا۔پھر حکومتیں جو بھی وقت کی مختلف حکومتیں رہیں، معصوم احمدیوں پر ظلم کرتی رہیں۔

اب انڈونیشیا میں بھی گزشتہ کچھ عرصہ سے یہ ظلم ہو رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم طاقت والے ہیں کہ جس طرح چاہے احمدیوں کے ساتھ سلوک کریں۔اُن کو سزائیں دیں، اُن کی عورتوں بچوں پر ظلم کریں، اُن کی جائیدادوں کو جلا دیں اور یہ صرف اس لئے ہے کہ وہاں کی حکومت میں اِس وقت مُلّاں شامل ہے جس نے ہمیشہ دین کے نام پر فساد پھیلایا ہے اور حکومتی یا جو حکومت چلانے والے ممبران ہیں یا حکومت ہے وہ سیاست چمکانے کے لئے مجبور ہیں اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس وجہ سے کہ اس مُلّاں کی بات نہ ماننے پر کہیں ہماری حکومت نہ ٹوٹ جائے۔اپنے آپ کو جابر سمجھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان کا یہ فعل انہیں ان متکبروں میں شامل کر رہا ہے جو بندوں کا بھی حق تسلیم نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھی توڑ رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جب ایسے ظالموں اور سرکشوں کا ذکر کرتا ہے جو اللہ کے رسول کی دشمنی کی وجہ سے اسے یا اس کی قوم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو اس قسم کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اِنَّ رَبَّکَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ (الشعراء:10) کہ تیرا رب یقیناً غالب اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔پس ہمیں تو پتہ ہے کہ آخری غلبہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا ہے۔کیونکہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔وہ خدا ہمارے ساتھ ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غلبہ کا وعدہ فرمایا ہے۔**پس یہ تو ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آخری غلبہ ہمارا ہے اور یہ لوگ جو اپنے زُعم میں جابر بننے والے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ یہ بھی اپنے انجام کو پہنچنے والے ہیں۔یہ سمجھتے ہیں کہ یوں احمدیوں کی مخالفت سے یہ اپنے مقام اونچے کر رہے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ ان کے پاؤں سے زمین جلد نکلنے والی ہے اور وہ بلندیوں کی بجائے گہرے زمینی اندھیروں میں دھنسنے والے ہیں اور اس طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔**

پس احمدی جہاں کہیں بھی بسنے والے ہوں، چاہے وہ انڈونیشیا ہو یا پاکستان ہو یا اور کوئی ملک ہو جہاں جہاں بھی ظلم کا شکار ہو رہے ہیں، ہمیشہ یاد رکھیں کہ ان کا مددگار غالب اور رحیم خدا ہے۔پس اس کے آگے جھکیں، اس سے رحم مانگیں۔وہ خدا جو عالم الغیب بھی ہے اس کی نظر میں اگر یہ لوگ اصلاح کے قابل نہیں ہیں تو ہمیں بھی ان سے نجات دلوائے اور ان بے وقوفوں کو بھی یا ان کمزوروں کو بھی جو ان کی باتوں میں آکر اپنی دنیا بھی برباد کر رہے ہیں اور اپنی آخرت بھی برباد کر رہے ہیں۔پس ایسے لوگوں پر رحم کے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے رحیم خدا سے دعا مانگیں کہ ظالموں سے اس دنیا کو محفوظ رکھے۔اگر خدا تعالیٰ ان ظالموں کو اس زمرہ میں شمار کر چکا ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ (المومن:36) کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور جابر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے، تو پھر باقی دنیا کی بقا کے لئے بھی احمدیوں کو بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے اور پیغام پہنچانے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

انڈونیشیا کے احمدیوں کو بھی مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے تو قرآنی پیشگوئی کے مطابق اس کے مصداق صرف پاکستان کے احمدی بن رہے تھے کہ آگیں لگائی جاتی تھیں اور پولیس اور انتظامیہ بیٹھ کر تماشے دیکھا کرتی تھی۔اب انڈونیشیا میں بھی پَے درپَے ایسے واقعات ہو رہے ہیں جو ہمارے سامنے یہ نظارے رکھتے ہیں۔پس یہ اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آگیں لگائیں گے اور دیکھیں گے۔پس اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔انشاء اللہ تعالیٰ جلد ان ظالموں کے یہ ظلم انہی پر پڑیں گے۔اللہ تعالیٰ سب کو دعاؤں کی بھی توفیق دے اور صبر اور ثبات قدم بھی عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

ایک افسوسناک اطلاع ہے کہ ہمارے جامعہ احمدیہ گھانا میں زیر تعلیم ایک طالب علم، احمد Apisai، جو کریباتی (Kiribati) جزیرہ سے وہاں تعلیم حاصل کرنے گئے ہوئے تھے۔جن کی عمر 20 سال تھی۔وقف نو کے مجاہد تھے۔بڑے سعادت مند اور تعاون کرنے والے نوجوان تھے۔جب مَیں جلسہ سالانہ گھانا میں گیا ہوں تو اس موقع پر انہوں نے بڑی محنت کے ساتھ دن رات ڈیوٹیاں بھی دیں۔جامعہ میں بھی تیاری وغیرہ کرتے رہے، کچھ دیر بیمار رہ کر 4 مئی کو رات کو ان کی وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہر طرح کے علاج کی کوشش کی گئی تھی لیکن بہرحال اللہ کی مرضی تھی، اسی پر ہم راضی ہیں۔ان کے والدین نے 1988ء میں عیسائیت سے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔احمدیت کو قبول کیا تھا۔اور اس جزیرہ میں یہ پہلا احمدی خاندان ہے۔نہایت مخلص خاندانوں میں شمار ہوتا ہے۔ان کی والدہ ایک سکول ٹیچر ہیں اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتی ہیں۔والد بھی سلسلہ کا دَرد رکھنے والے نیک انسان تھے۔وفات پا چکے ہیں۔وہ بھی خلافت رابعہ میں یہاں لندن جلسہ پر آئے تھے اس کے بعد واپس گئے اور بیمار رہے اور تھوڑی دیر بعد ہی ان کی وفات ہوگئی۔اللہ تعالیٰ ان کے والد سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ان کے درجات بلند کرتا رہے اور اس مجاہد بیٹے سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ان کے ہاں پہلے اولاد تو تھی لیکن لڑکا کوئی نہیں تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دعا سے یہ بچہ پیدا ہوا تھا جس کو انہوں نے وقف کیا تھا۔اللہ تعالیٰ اس والدہ کو بھی صبر دے اور اپنی رضا پر راضی رکھے، ایمان میں بڑھائے۔اس خاندان کے لئے بہت زیادہ دعا کریں۔خاص طور پر ان کی والدہ کے لئے۔ابھی نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ مَیں اس بچے کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

# ہماری روزمرہ غذا میں زِنک کی افادیت

**ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب**

زنک (Zinc) ہمارے جسم سے کاربن ڈائی آکسائیڈ (جو کہ ہمارے سانس لینے کے عمل کے دوران پیدا ہوتی ہے) کو نکالنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے اور زخموں کو جلدی ٹھیک کرنے میں مدد دیتا ہے۔اس کے علاوہ یہ ہیموگلوبن (Haemo Globin) بنانے میں مدد دیتا ہے جو کہ ہمارے خون کا ایک اہم جزو ہے۔ زنک مختلف غذاؤں میں مختلف مقدار میں پایا جاتا ہے۔خصوصاً مچھلی اور جھینگے وغیرہ اس کے اہم ذرائع ہیں۔ اس کے علاوہ گندم، گوشت، پھلیاں، مونگ پھلی، چاول، دودھ اور پنیر وغیرہ میں بھی زنک پایا جاتا ہے۔

اگر ہماری غذا میں اس کی کمی ہو تو کئی بیماریاں جنم لے سکتی ہیں۔مثلاً سانس کی بیماری، ہیضہ، نظر کی کمزوری، جلد کی بیماریاں وغیرہ۔اس کے علاوہ انسانی جسم کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بہت سے افراد جن کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے وہ زنک کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔

یہ بات واقعی باعث حیرت ہے کہ یہ چھوٹا سا غذائی جزو کتنا اہم ہے۔جو کہنے کو تو ایک دھات ہے مگر ہمارے جسم کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ متوازن غذا کا استعمال کریں جس میں تمام ضروری غذائی اجزاء بشمول زنک موجود ہوں۔

احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کو چاہئے کہ وہ متوازن غذا کا استعمال کریں اور روزانہ ہلکی پھلکی ورزش کو اپنا معمول بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت وتندرستی والی لمبی زندگی دے اور خدمت دین کرنے کی بھی بھرپور توفیق دے۔آمین

**(بشکریہ رونامہ الفضل 2/نومبر 2007ء)**

بقیہ: خلافت۔خوف کے بعد امن کی ضمانت از صفحہ نمبر 4

لیکن میری جگہ قادیان ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ تفسیر کا کام اور کئی اور کام پڑے ہیں لیکن ان کاموں کے لئے خدا تعالیٰ اور آدمی پیدا کر دے گا یا مجھے قادیان ہی میں دشمن کے حملے سے بچالے گا۔لیڈر کو اپنی جگہ نہیں چھوڑنی چاہئے یہ خدا تعالیٰ پر بدظنی ہے۔مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور ہمیں فتح دے گا مگر پھر بھی حضرت مسیح موعودؑ کی عزت اور احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض مستورات کو باہر بھجوانے کا ارادہ ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ نے انتظام کر دیا۔اگر اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے وعدوں کے مطابق آ گئی تو یہ سب خدشات صرف احمقانہ ڈر ثابت ہوں گے۔لیکن اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو سمجھنے میں غلطی کی ہے تو یہ احتیاطیں ہمارے لئے ثواب کا موجب ہوں گی۔آخر میں میں جماعت کو محبت بھرا اسلام بھجواتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔اگر ابھی میرے ساتھ مل کر کام کرنے کا وقت ہو تو آپ کو وفاداری سے اور مجھے دیانتداری سے کام کرنے کی توفیق ملے اور اگر ہمارے تعاون کا وقت ختم ہو چکا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔اسلام کی آواز پست نہ ہو۔**اللہ تعالیٰ کا نام ماند نہ پڑے۔قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں اور ہر ایک اپنی جائیداد کے وقف کرنے کا عہد کرنے والا ہو۔خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔صداقت تمہارا زیور، امانت تمہارا حسن اور تقویٰ لباس ہو۔خدا تعالیٰ تمہارا ہو اور تم اس کے ساتھ ہو۔آمین**

**میرا یہ پیغام ہندوستان کے باہر کی جماعتوں کو بھی پہنچادو اور انہیں اطلاع کر دو کہ تمہاری محبت میرے دل میں ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں۔تم میری آنکھ کا تارا ہو۔میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے اپنے ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ کریں گے اور ہمیشہ خلیفہ وقت کے جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے فرمانبردار رہیں گے اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمات کریں گے۔والسلام**

خاکسار

مرزا محمود احمد 22-8-47''

مکمل حالات کا مسلسل جائزہ لینے اور دعاؤں کے بعد حضور نے بالآخر قادیان چھوڑنے اور پاکستان آنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضور نے 25/اگست 1947ء کو پہلے اپنے خاندان کی خواتین اور بچوں کو لاہور بھجوایا اور اس کے چھ روز بعد یعنی 31/اگست 1947ء کو حضور خود بھی لاہور پہنچ گئے اور میو ہسپتال کے متصل رتن باغ میں حضور اور آپ کے خاندان کو رہائش ملی جبکہ اس کے قرب و جوار میں واقع تین چار بلڈنگز میں قادیان سے ہجرت کر کے آنے والے دیگر احباب رہائش پذیر ہوئے۔لاہور پہنچتے ہی حضور کو قادیان کی احمدی آبادی کو پاکستان لانے کی فکر لاحق تھی چنانچہ حضور نے دن رات انتہائی پریشانی میں گزارے اور قادیان سے احمدی آبادی بالخصوص عورتوں اور بچوں کے انخلاء کے لئے خاطر خواہ انتظامات کئے۔حضور کے ارشاد کے تحت 313 افراد قادیان کے مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے وہاں رکھے گئے۔

یہ خلافت کی ہی برکت تھی کہ نہ صرف افراد جماعت اپنے امام کی قیادت باسعادت میں بخیر وعافیت پاکستان پہنچے بلکہ چند ہی برسوں میں ربوہ کی نئی بستی کے قیام سے مرکز احمدیت ایک بار پھر فعال اور سرگرم ہو گیا۔ دیکھتے دیکھتے اس نے وہ ترقی کی کہ دشمن بھی حیران و ششدر ہو گئے۔ بلکہ ہمارا یہ مرکز معاندین اور حاسدین کی آنکھوں میں خار بن کر کھٹکنے لگا۔

یہ خلافت کی ہی برکت تھی کہ جماعت پر آنے والے یہ انتہائی خوف اور پریشانی کے ایام بہت جلد امن میں بدل گئے اور اس امتحان سے جماعت کامیاب اور سرخرو ہو کر نکلی۔خود حضور نے یہ دن بڑے کرب میں مگر انتہائی صبر و استقلال سے گزارے تاہم جماعت حضور کی ولولہ انگیز قیادت میں مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رہی۔ یہ ایام جماعت کے لئے ''قیامت صغریٰ'' سے کم نہ تھے مگر خلافت کی برکت کے باعث جماعت کے لئے یہ خوف اور دکھ کے ایام اللہ تعالیٰ نے بہت آسان کر دیئے اور سارا خوف جاتا رہا۔

## 1953ء کے اینٹی احمدیہ فسادات

ابھی قادیان سے جماعت کی ہجرت کو چند سال ہی گزرے تھے کہ مخالفین احمدیت بالخصوص مجلس احرار نے ایک بار پھر پاکستان میں جماعت کے خلاف ایک منظم تحریک شروع کر دی جس میں آہستہ آہستہ تشدد اور قتل و غارت گری شامل ہوتی گئی یہاں تک کہ مارچ، اپریل 1953ء میں پورے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف گھیراؤ، جلاؤ، قتل و غارت کا طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا گیا۔ان فسادات نے بالآخر ایسی خوفناک شکل اختیار کر لی کہ متعدد مقامات پر فوج کو طلب کرنا پڑا جبکہ لاہور میں مارشل لاء لگا جو مئی 1953ء کے وسط تک جاری رہا۔احمدیوں کے خلاف اس قتل و غارت، ان کی جائیدادوں کو جلانے اور تباہ کرنے اور املاک کو لوٹنے کی ایسی شرانگیز مہم کو حکومت کی مکمل پشت پناہی حاصل تھی۔ان فسادات سے راولپنڈی، سیالکوٹ، لاہور، لائل پور (موجودہ فیصل آباد) گوجرانوالہ اور منٹگمری (موجودہ ساہیوال) کے اضلاع خاص طور پر متاثر ہوئے جہاں متعدد احمدیوں کو شہید کر دیا گیا۔ ان کی املاک نذر آتش کر کے لوٹ لی گئیں۔اس لوٹ مار اور قتل و غارت کا نقشہ فسادات پنجاب کی تحقیقات کرنے والے اس عدالتی ٹریبونل نے جسے اس مقصد کے لئے مامور کیا گیا تھا ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

''انسانوں کے بڑے بڑے مجمعوں نے جو معمولی حالات میں معقول اور سنجیدہ شہریوں پر مشتمل تھے ایسے سرکش اور جنون زدہ ہجوموں کی شکل اختیار کر لی تھی جن کا واحد جذبہ یہ تھا کہ قانون کی نافرمانی کریں اور حکومت وقت کو جھکنے پر مجبور کر دیں۔اس کے ساتھ ہی معاشرے کے ادنیٰ اور ذلیل عناصر موجودہ بدنظمی اور ابتری سے فائدہ اٹھا کر جنگل کے درندوں کی طرح لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔ان کی املاک لوٹ رہے تھے اور قیمتی جائیداد کو نذر آتش کر رہے تھے محض اس لئے کہ یہ ایک دلچسپ تماشہ تھا۔یا کسی خیالی دشمن سے بدلہ لیا جا رہا تھا پوری مشینری جو معاشرہ کو زندہ رکھتی ہے پرزہ پرزہ ہو چکی تھی''۔

(تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ 193)

آگ و خون کے فسادات کی اس لہر نے صوبہ سرحد کے سوا پورے مغربی پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔یہ وہ دن تھے جب احمدیوں پر ایک لحاظ سے پاکستان کی سرزمین تنگ کر دی گئی تھی۔ان کی جانیں، ان کے مال، ان کی اولادیں اور ان کی املاک انتہائی بیدردی سے پامال کی جا رہی تھیں۔یہ وہ انتہائی خوف کے ایام تھے جب ہر احمدی کے دل سے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہ کی آواز نکل رہی تھی یعنی خدا کی مدد کب آئے گی۔تب اس بے بسی اور بے کسی کی حالت میں جب کہ دنیا والے یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ جماعت اب گئی کہ گئی جبکہ دشمن یہ سمجھ رہا تھا کہ اب اسے ہمارے چنگل سے کوئی بچانے والا نہیں، ربوہ کی بستی سے ایک آواز نکلتی ہے، ایک پیغام جاری ہوتا ہے جس کا جاری کرنے والا یہ اعلان کرتے ہوئے ستم رسیدہ اور ظلم کی چکی میں پسنے والے احمدی احباب کو یہ نوید دیتا ہے کہ:

**''فکر نہ کریں خدا ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہماری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے''۔**

اس ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والے پیغام کے الفاظ یہ تھے:

''برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الفضل کو ایک سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احمدیت کے باغ کو جو ایک نہر لگتی تھی اس کا پانی روک دیا گیا ہے۔ پس دعائیں کرو اور اللہ سے مدد مانگو۔اس میں سب طاقت ہے۔ہم مختلف اخباروں میں یا خطوط کے ذریعہ سے آپ تک سلسلہ کے حالات پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کو اندھیرے میں نہیں رہنے دیں گے۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں۔مَیں بھی دعا کرتا ہوں۔ **انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا وہ اب مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔وہ میرے پاس ہے۔ وہ مجھ میں ہے۔**خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو سلسلہ کے کام خدا سنبھالے گا۔

خاکسار: مرزا محمود احمد 3-3-53''

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 15 صفحہ 493-492)

حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ حرف بہ حرف پورے ہوئے اور خدا فی الواقع دوڑتا ہوا اپنے مظلوم بندوں کی مدد کے لئے پہنچ گیا۔خوف کی فضا جاتی رہی اور خلافت سے کیا جانے والا خدائی وعدہ ایک بار پھر پورا ہوا۔نہ صرف یہ کہ خدا نے خوف کو امن میں بدل دیا بلکہ یہ خونیں فسادات جماعت کی ترقی کے لئے مہمیز کا باعث ہوئے اور ان فسادات کے بعد پاکستان بھر میں بے شمار سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

## افریقہ کے نہایت کامیاب و بابرکت دورہ سے مراجعت پر

# استقبالیہ دعوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صد سالہ خلافت جوبلی سال میں مغربی افریقہ کے تین ممالک گھانا، بینن اور نائیجیریا کے نہایت درجہ اہمیت کے حامل، تاریخی اور تاریخ ساز، نہایت کامیاب و بابرکت دورہ سے مراجعت پر حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں 17/مئی 2008ء کو جماعت احمدیہ یوکے کی طرف سے مسجد فضل لندن کے احاطہ میں ایک سادہ اور پروقار استقبالیہ دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں مرکزی دفاتر کے کارکنان، اسی طرح مجلس عاملہ یوکے کے ممبران و بعض دیگر منتخب مدعوین شامل ہوئے۔ پردہ کی رعایت سے لجنہ اماء اللہ کی نمائندگان نے بھی اس دعوت میں شمولیت کی۔ اسی طرح سفر کے دوران حضور انور کے قافلہ کے ممبران اور ایم ٹی اے کی ٹیم کے ارکان بھی شامل ہوئے۔

شام قریباً پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ کی آمد پر تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور پھر دورۂ مغربی افریقہ کی بعض ایمان افروز جھلکیاں دکھائی گئیں۔ بعد ازاں مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب اور مکرم فاروق محمود صاحب نے اپنا اپنا منظوم کلام پیش کیا۔ اسی طرح مکرم مبارک احمد صاحب ظفر اور مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی نظمیں پڑھ کر سنائی گئیں۔ آخر پر حاضرین کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

بقیہ:رپورٹ دورہ گھانا حضور انور
از صفحہ 16

حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور کی آمد پر ہسپتال کو خوبصورت پھولوں، بینرز اور بجلی کے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔حضور انور نے ہسپتال کے مختلف ڈیپارٹمنٹ کا معائنہ فرمایا اور ہسپتال میں نئی نصب شدہ ایکسرے مشین کا بٹن دبا کر افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ڈاکٹر صاحب کے دفتر تشریف لے گئے اور وزیٹر بک پر دستخط فرمائے ۔ اور تحریر فرمایا'' ماشاءاللہ''۔ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ ڈاکٹر صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے اور کھانا تناول فرمایا۔

## نائیجیریا(Nigeria)سے بینن (Benin) کے لئے روانگی

اب یہاں سے ملک بینن کے لئے بذریعہ کار روانگی کا پروگرام تھا۔دوپہر دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور باہر تشریف لائے اور دعا کروائی ۔ اور بینن کے بارڈر Seme Porgi کے لئے روانگی ہوئی۔پولیس اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلے کو Escort کر رہی تھی۔

## بارڈر پر آمد اور سرزمین بینن (Benin) پر ورود مسعود ۔حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال

9/اپریل 2008ء کو صدر مملکت بینن کی زیر ہدایت تمام منسٹر حضرات کا ایک اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ حکومت بینن کے مہمان (State Guest) ہوں گے۔

13/اپریل 2008ء کو حکومت بینن نے اپنے فیصلہ کا اعلان نیشنل ٹی وی اور نیشنل ریڈیو پر کیا۔وزیر اطلاعات ونشریات نے اس بات کا اعلان کیا کہ گورنمنٹ سرکاری طور پر اعلان کرتی ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے ورلڈ وائیڈ ہیڈ (World wide Head) 23/اپریل کو بینن تشریف لا رہے ہیں۔ یہ گورنمنٹ کے سٹیٹ گیسٹ ہوں گے ۔اس کے بعد وزیر موصوف نے بینن میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر بھی روشنی ڈالی اور حضور انور کی آمد کے حوالہ سے دعائیہ کلمات کہے۔

حکومت کے سیکرٹری جنزل Victor P. Topanou نے حکومت کے اس فیصلہ کا اعلان اعلامیہ نمبر 518/08، فیصلہ نمبر 13 کے تحت جاری کیا۔جس کے الفاظ یہ ہیں:

''مورخہ 23/اپریل تا 26/اپریل عزت مآب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مرزا مسرور احمد مسلمان جماعت احمدیہ کے عالمی رہنما کا دورہ بینن ۔

(1) سربراہ مملکت حضرت خلیفۃ المسیح کو ہمارے ملک کے دورہ کے موقع پر ملاقات کی غرض سے دعوت دیں گے۔

(2) دورہ کے اخراجات نیشنل بجٹ سے ادا ہوں گے جن کا فیصلہ وزارت رابطہ برائے ادارہ جات و حکومتی Spokes man اور وزارت خزانہ و اقتصادیات باہم مفاہمت سے کریں گے۔

(3) پریذیڈینسی جمہوریہ کے کیبنٹ ڈائریکٹر کا فرض ہوگا کہ وزارت رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesman کے سپرد چار موٹر سائیکل اور سات اعلیٰ درجہ کی گاڑیاں مہیا کرے تا کہ عزت مآب کے قافلہ کو Conduct کیا جاسکے۔

(4) وزارت رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesman کا فرض ہوگا کہ عزت مآب خلیفۃ المسیح کے گرمجوش استقبال اور بہترین قیام کے لئے تمام ضروری انتظامات کرے۔

(5) وزیر داخلہ اور عوامی سیکورٹی کا فرض ہوگا کہ Same Krake (بارڈر) کے سرحدی علاقہ سے عزت مآب کے داخلہ کو آسان بنائے اور دوران قیام عزت مآب اور ان کے قافلہ کی سیکیورٹی کو یقینی بنائے۔

(6) وزیر برائے فیملی و بچہ، وزیر تعلیم ، وزیر معدنیات ، پانی وبجلی و انرجی حضور انور کی رہائش گاہ پر حضور انور سے ملیں گے۔

(7) وزیر مواصلات ،ٹیکنالوجی ،اطلاعات و اعلانات کا فرض ہوگا کہ عزت مآب کے بینن میں قیام کے تعلق میں تمام مساعی کو مکمل پریس کوریج دینے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرے۔

(8) وزیر خزانہ واقتصادی امور، وزیر رابطہ برائے ادارہ جات وحکومتی Spokesperson کے لئے ایک رقم مختص کریں گے جس کا فیصلہ کیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اڑھائی بجے بینن کے بارڈر "Same" پہنچے۔حضور انور کی آمد سے قبل نائیجیریا اور بینن بارڈر کے دونوں اطراف کی امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ بارڈر کراس کرنے سے قبل نائیجیریا کے امیگریشن آفیسر، پولیس آفیسر اور دیگر سرکردہ افسران نے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔حضور انور ایدہ اللہ نے ان افسران کا شکریہ ادا کیا۔

## بینن کے بارڈر پر والہانہ استقبال

حضور انور گاڑی سے نیچے اتر آئے تھے اور چند قدم چلنے کے بعد بینن کی سرزمین میں داخل ہوئے جہاں انتہائی والہانہ انداز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا گیا۔ احباب جماعت بینن کی ایک بڑی تعداد بارڈر پر حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھی ۔احباب مسلسل نعرے لگا رہے تھے ۔اھلاً و سھلاً و مَرحَبَا یَا اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ بچیاں مسلسل خیر مقدمی گیت پڑھ رہی تھیں۔

امیر صاحب بینن نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔حکومت بینن کی طرف سے وزیر مملکت برائے رابطہ ادارہ جات نے سرزمین بینن کے باسیوں ،عمائدین اور حکومت اور صدر مملکت کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

حضور انور کے استقبال کے لئے بینن کے 30 بادشاہ بھی بارڈر پر موجود تھے اور اپنے پیارے امام کی راہ تک رہے تھے۔اس روز آسمان نے ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ ایک طرف حکومت بینن حضور انور کے استقبال کے لئے اپنے دل بچھائے بیٹھی تھی اور بزبان حال کہہ رہی تھی کہ'' جی آیاں نوں''۔تو دوسری طرف بینن کے بادشاہ اپنے عوام کے ہمراہ اپنی روایتی شان وشوکت کے ساتھ بینن کی سرزمین پر قدم رکھنے والے اس روحانی بادشاہ کے سامنے ایستادہ کہہ رہے تھے کہ'' وہ بادشاہ آیا''۔

آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دونوں الہام بینن کی سرزمین پر بھی پورے ہوتے نظر آرہے تھے۔

## بینن کے بارڈر پر VIP لاؤنج میں میڈیا اور پریس کے نمائندگان کے ساتھ ملاقات

بارڈر کراس کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں حکومت بینن کے نمائندہ وزیر نے حکومت کی طرف سے حضور انور کو باقاعدہ خوش آمدید کا پیغام پیش کیا۔VIP لاؤنج میں ٹیلی ویژن، ریڈیوز اور اخبارات کے نمائندوں کا ایک ہجوم تھا۔قدم رکھنے کے لئے جگہ نہیں ملتی تھی۔ سبھی اس تاریخی موقعہ کو محفوظ کرنے کے لئے بیتاب وکوشاں تھے اور حضور انور کی آمد اور استقبال کا لمحہ لمحہ اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے تھے۔

موصوف وزیر مملکت نے کہا کہ ہمارا ملک بے حد خوش قسمت ہے جسے آج آپ کے استقبال کی توفیق مل رہی ہے۔مَیں صدر مملکت کا خاص پیغام لے کر یہاں حاضر ہوا ہوں کہ آج سرزمین بینن اپنے تمام باسیوں کے ساتھ آپ کی راہ دیکھ رہی تھی اور آج صدر مملکت، تمام حکومت اور تمام اہالیان بینن آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ آپ کا بینن میں قیام بے حد خیر و برکت کا موجب ہو۔حکومت آپ کی چالیس سالہ خدمات سے بخوبی باخبر ہے۔ یہ خدمات صحت کے میدان میں ہوں یا تعلیم کے میدان میں یا سوشل خدمات یعنی پیاسے عوام کو پینے کا پانی میسر کرنے کے لحاظ سے بھی ۔غرض ہر میدان میں ہی آپ کی مساعی قابل ستائش ہیں۔یہی وجہ ہے کہ جذبات تشکر کے ساتھ حکومت اور صدر مملکت کی نمائندگی میں بندہ استقبال کی غرض سے اس سرحدی علاقہ میں پہنچا ہے۔

وزیر موصوف نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ کی آمد بینن کے لئے بہت خیر وبرکت کا موجب اور ہمارے لئے باعث افتخار ہوگی۔حکومت کا مکمل تعاون آپ کے ساتھ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ چار سال قبل بھی مَیں نے بینن کا دورہ کیا تھا اور اب پھر مجھے بی نن (Benin) کا دورہ کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اس وقت کی حکومت نے بھی کافی تعاون جماعت کے ساتھ کیا تھا اور امید تھی کہ اس مرتبہ بھی حکومت اسی تعاون کا سلوک کرے گی۔لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ ہمارے تعلقات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ حکومت میرے استقبال وقیام کا اہتمام ایک سٹیٹ گیسٹ کے طور پر کرے گی۔مَیں اس تعاون پر حکومت کا اور آپ سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ان تعلقات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اور جماعت باہم تعاون کے ساتھ مصروف عمل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم ایک دفعہ کسی کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھا دیں تو پھر کبھی ہاتھ نہیں کھینچتے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر موصوف سے سوالات کئے۔ وزیر موصوف نے اپنی باتوں کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے لئے دہراتے ہوئے پھر سے حکومت کی طرف سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خوش آمدید کہا اور جماعتی خدمات کا ذکر کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی حکومت کا شکریہ ادا کیا اور اپنے بینن کے دورہ کا مقصد بیان فرمایا۔

اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ VIP لاؤنج سے باہر تشریف لے آئے اور ملک کے طول وعرض سے آنے والے 30 سے زائد بادشاہوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

## بینن کے بارڈر پر استقبالیہ تقریب میں خطاب

بعدازاں بارڈر کے ساتھ ہی ایک شامیانہ لگا کر استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد وزیر مملکت اور بادشاہوں کے نمائندہ نے استقبالیہ کلمات کہے۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ تمام بادشاہوں، وزراء، حکومتی اہلکاروں اور تمام ممالک کے نمائندوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے یہاں پہنچنے کی زحمت اٹھائی اور پھر والہانہ استقبال کیا۔ آپ لوگوں کی یہاں موجودگی سے علم ہوتا ہے کہ جماعت کے حکومت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔کوئی بھی کمیونٹی صحیح طور پر اس ملک میں کام نہیں کرسکتی جب تک کہ حکومت اور روایتی چیفس کا اس کے ساتھ مکمل تعاون نہ ہو۔ اس لئے اگر آپ اسی طرح جماعت کے ساتھ تعاون کرتے رہیں گے تو جماعت کو مؤثر انداز میں خدمت کا موقع مل سکے گا۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا ایک بار پھر سے آپ سب لوگوں کا جو زحمت کرکے اس مقام پر استقبال کی

**Earlsfield Properties**

***We will manage your property at 0% commission***

***Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years***

***Free management Service***

***Guaranteed vacant possession***

**175 Merton Road London SW18 5EF**

**Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754**

غرض سے آئے ہیں مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد اور حکومت بینن کی طرف سے خوش آمدید اور استقبالیہ پروگراموں کی وجہ سے بارڈر مکمل طور پر بند رہا اور دونوں طرف کی ٹریفک رُکی رہی۔ حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور قافلہ کے ممبران کے لئے پریذیڈنسی سے سات گاڑیاں بھجوائی تھیں۔ نیز حضور انور کو بارڈر سے ہی وہ تمام سیکیورٹی مہیا کی گئی جو سربراہان مملکت کو مہیا کی جاتی ہے۔

## احمدیہ مشن پورٹونووو(Portonovo) کے لئے روانگی اور مشن میں ورود مسعود

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Seme بارڈر سے احمدیہ مرکزی مشن ہاؤس Portonovo کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں سڑک کے دونوں طرف دو تین کلومیٹر کے فاصلہ تک احباب جماعت کی کثیر تعداد اھلًا و سھلًا و مَرحَبًا ،نعرہ ہائے تکبیر، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگا کر اپنے پیارے آقا کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کر رہی تھی۔ ان سب سفید رومال لہرانے والوں میں بزرگ سفید ریش بھی تھے، نوجوان بھی تھے اور بچے بھی تھے۔ عورتیں بھی سفید لباس پہنے اور سفید رومال ہاتھوں میں لئے لہرا رہی تھیں۔

پولیس کے خصوصی Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ پہلے Contono اور پھر Portonovo کی شاہراہوں، گلیوں اور کوچوں سے گزرتے ہوئے مرکزی مشن ہاؤس Portonovo پہنچا۔ مشن ہاؤس کے باہر شہر کے عمائدین اور علاقہ کے بارہ محلّوں کے چیفس اور احباب جماعت نے دو رویہ ہو کر حضور انور کا استقبال کیا اور خود وزیر مملکت بارڈر سے حضور انور کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچے اور حضور انور کو مشن ہاؤس چھوڑ کر اور اجازت حاصل کر کے واپس گئے۔ نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے کوریج کے لئے موجود تھے۔

استقبالیہ تقریب کے بعد جونہی حضور انور بارڈر سے روانہ ہوئے تو سارے راستہ کے دوران باران رحمت خوب برسا اور گرمی کا زور ٹوٹ گیا۔ موسم خوشگوار ہو گیا۔ حضور انور کے مشن ہاؤس پورتو نووو پہنچنے تک بارش ہلکی ہو چکی تھی۔

پورٹو نووو(Portonovo) کے شہریوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک روایتی لباس پیش کیا۔ حضور انور نے اس موقع پر بعض سرکردہ حکام کو شرف ملاقات بخشا۔

مشن ہاؤس کے سامنے واقع جماعت کے ایک پلاٹ میں شامیانے نصب کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت جرمنی سے ایک ڈاکٹر اور ایک نوجوان ایک پراجیکٹ کے سلسلہ میں بینن آئے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کے پروگرام اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور کام کا تفصیلی جائزہ لیا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 24/اپریل 2008ء بروز جمعرات:

صبح پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## صدر مملکت بینن کی طرف سے ایوان صدر میں خوش آمدید

آج صدر مملکت بینن نے ملاقات کے لئے وقت لیا ہوا تھا۔ صبح نو بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں ملک کے دارالحکومت Cotono کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں جہاں سے حضور انور کا قافلہ گزرتا، تمام گاڑیاں رک جاتیں اور تمام لوگ قافلہ کو گزرتے ہوئے دیکھنے لگ جاتے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان صدر پہنچے جہاں پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ایوان صدر میں صدر مملکت کے ملنے سے قبل وزیر رابطہ برائے ادارہ جات اور حکومتی Spoksperson حضور انور سے شرف ملاقات کے لئے پہنچے اور مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ وزیر موصوف کل وزراء کی کونسل کے ایک اہم اجلاس کے باوجود استقبال کی غرض سے بارڈر پر تشریف لائے تھے۔ حضور انور نے اس لحاظ سے وزیر موصوف کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

11 بجے صدر مملکت بینن Hon.Thomas Yayi Boni ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں اپنے وزراء و دیگر رفقاء کے ہمراہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ صدر مملکت کے Spoksperson اور امور خارجہ کے منسٹر نے تعارف کروایا۔

صدر مملکت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ملک بینن کو دورہ کے لئے منتخب کرنے پر شکریہ ادا کیا اور ملکی تعاون کی یقین دہانی کروائی اور کہا کہ آپ جو خدمات بجا لا رہے ہیں یہ بہت بڑا کام ہے۔ مَیں خود آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ ہمارے ساتھ قوم کی خدمت میں شریک ہیں۔

حضور انور نے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جماعت 189 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور تمام ممالک میں ہمارا مقصد مذہبی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے لئے عملی اقدامات کرنا بھی ہے۔

کچھ عرصہ قبل ہی بینن کے دور دراز کے علاقوں میں جہاں واٹر پمپ خراب ہو چکے تھے اور لوگ پینے کے پانی سے محروم تھے بیس مقامات پر خراب واٹر پمپس کی مرمت کر کے غریب لوگوں کو پینے کی پانی کی سہولت مہیّا کی گئی ہے اور یہ سلسلہ اب انشاء اللہ جاری رہے گا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اسی انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت ہی ہم تعلیم کی غرض سے سکولوں کا قیام کرتے ہیں اور بینن بھی اس پہلو سے محروم نہیں۔ اسی طرح غریب بیماروں کو سستے اور بعض اوقات مفت علاج کی سہولت کی غرض سے ہم ہسپتالوں کا قیام عمل میں لاتے ہیں اور بینن کے عوام بھی اس سلسلہ میں مستفید ہو رہے ہیں۔ پاراکو میں پچاس بیڈز کا ہسپتال بن رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ماٹو 'Love For All Hatred For None' ہے اس پر صدر مملکت نے کہا بہت خوب اور بینن کو اس ماٹو (Moto) کی سخت ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری خدمات اور مساعی کو دولت یا Investment کے پیمانے پر نہیں ماپا جا سکتا۔ ہماری جماعت کے لوگ رضا کارانہ خدمات کرتے ہیں اور کوئی اجرت نہیں لیتے۔ اس سلسلہ میں MTA اور Humanity First کی مثالیں بھی دیں۔

حضور انور نے ایک مرتبہ پھر صدر مملکت اور حکومت کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ چار سال قبل بھی اس ملک کا دورہ کیا تھا۔ لیکن اس مرتبہ حیران کن تبدیلی دیکھ رہا ہوں۔

حضور انور نے صدر مملکت کے ایک سوال کے جواب میں کہ حضور کی رہائش کہاں ہے۔ ابتدائی طور پر قادیان میں مرکز احمدیت کا ذکر فرمایا۔ پھر یہ مرکز پاکستان میں منتقل ہوا اور خلافت رابعہ کے دور میں 1984ء سے خلیفۃ المسیح کے لندن منتقل ہونے کا ذکر فرمایا۔

صدر مملکت نے اپنے موجود وزراء سے ان کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام دریافت کیا۔ صدر مملکت کی یہ ملاقات قریباً 25 منٹ جاری رہی۔ صدر مملکت نے ایک دفعہ پھر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور بینن میں بہتر قیام کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مملکت بینن کو صد سالہ خلافت جوبلی کا سووینئر جو کہ کرسٹل کا بنا ہوا ہے پیش کیا۔ صدر مملکت نے یہ تحفہ وصول کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صدر مملکت نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور کا ہاتھ پکڑ کر دیر تک ہلاتے رہے اور کہا 'I want to see you Once More In Benin" کہ مَیں ایک دفعہ پھر آپ کو بینن میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس طرح سلامتی اور محبت کے بھرپور جذبات کے ساتھ یہ ملاقات ختم ہوئی۔

## ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں پریس کانفرنس

ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج سے باہر آنے پر اخباری نمائندوں اور نیشنل ٹیلیویژن، ریڈیو کے نمائندوں نے سوالات کئے جن کے تفصیلی جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائے۔

ایک سوال یہ تھا کہ صدر مملکت سے ملاقات کس موضوع پر تھی اور کیا معاملات زیر بحث آئے؟

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا۔ یہ ایک غیر رسمی (Courtesy) ملاقات تھی اور ہم نے بینن میں جماعت کی سوشل خدمات کے سلسلہ میں جاری منصوبوں پر بات چیت کی۔

مَیں نے اس ملک کا چار سال قبل بھی دورہ کیا تھا اور پھر سے امسال مجھے دورہ کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے یہاں پر بہت سی خوشکن تبدیلیاں پائی ہیں۔ عوام کی بہتری کے لئے ہمیں کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس وقت جاری منصوبوں میں مساجد، سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر ہے اور پھر دور دراز علاقوں میں جہاں لوگوں کی رسائی بہت کم ہوئی ہے ہمارا Water For Life کا منصوبہ جاری ہے جس کے مطابق ہم ناکارہ نلکوں کو دوبارہ مرمت کر کے عوام کو پینے کا پانی مہیّا کرنے کے قابل بنا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ساری خدمات ہم کسی انسان کے لئے نہیں کر رہے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کر رہے ہیں۔

یہ پریس کانفرنس گیارہ بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان صدر سے رخصت ہو کر مشن ہاؤس Portonovo کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس اور سیکورٹی نے قافلے کو Escort کیا۔ ایک بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## جلسہ گاہ Cotono میں آمد

آج جماعت احمدیہ بنین کے جلسہ سالانہ کا دوسرا دن تھا۔ پروگرام کے مطابق سہ پہر چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز COTONO کے لئے روانہ ہوئے جہاں ایک زیر تعمیر سٹیڈیم کو جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔ چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو احباب نے اللہ اکبر، احمدیت زندہ باد اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا اور امیر صاحب بینن نے قومی پرچم لہرایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اس دوران مسلسل نعرے لگائے جا رہے تھے۔

جلسہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں اطفال الاحمدیہ بینن کے ایک گروپ نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یا عین فیض الله و العرفان" کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔

## مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق جلسہ میں شامل ہونے والے سرکردہ حکّام اور مہمانوں میں سے چند نے اپنے ایڈریس پیش کئے۔

❁ ...... **بینن انٹر ریلیجیز کمیٹی کے صدر پادری** Esaik Daoudou نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کی امن کی کوششوں کو سراہا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

خوش آمدید کہا اور بنین میں بہترین قیام اور بخیر وعافیت واپسی کے لئے نیک تمنّاؤں کا اظہار کیا۔ موصوف نے حضور انور کی بنین آمد کو افریقہ میں تمام احمدیوں کے لئے باعث فخر قرار دیا۔ 'مسجد المہدیؑ' کے افتتاح اور صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں مبارکباد پیش کرتے ہوئے بیحد خوشی کا اظہار کیا۔

۞...... بعد ازاں ''بینن **(Benin)** کے **بادشاہوں کے سیکرٹری جنرل**' نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ بینن کے تمام بادشاہوں کی طرف سے خوش آمدید ! کثرت سے بنین کے بادشاہ کل بھی استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھےاور آج بھی اس جلسہ میں حاضر ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام بادشاہ احمدیت کی تائید کرتے ہیں اور احمدیت کی تمام خدمات کو سراہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے ساتھ بارش کا آنا بھی خدا کے فضلوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ آج میرے ذریعہ سے بنین کے تمام بادشاہ عہد کرتے ہیں کہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گے اور پہلے سے زیادہ تعاون ہوگا تا کہ احمدیت ملک وقوم کی ترقی کا موجب بن سکے۔ خدا کرے کہ حضور بخیر وعافیت یہاں قیام کریں اور پھر بخیر وعافیت اپنے گھر کو لوٹ سکیں۔

۞...... **پارلمینٹیرین گروپ کے لیڈر نے اپنے ایڈریس میں کہا۔** مَیں ممبر آف پارلیمنٹ کی حیثیت سے یہ شہادت دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنین میں انسانیت کی بے لوث خدمت میں پیش پیش ہے۔ پینے کا پانی مہیّا کرنے کے لحاظ سے جماعت احمدیہ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا اور خصوصاً اس وجہ سے ہم ان سے وابستہ ہیں اور ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔

۞...... **امن کے سلسلہ میں کام کرنے والے ایک ادارہ کی خاتون صدر نے کہا:** مَیں بنین کی تمام عورتوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ خدا کرے کہ ہمارا معاشرہ ہمیشہ اُمن کا گہوارہ رہے اور ہر دم ہمیں خوشیاں عطا ہوں۔

۞...... بعد ازاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ خلیفۃ المسیح کا بینن کے کسی بھی جلسہ سالانہ میں یہ پہلا خطاب تھا۔

## حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بینن کے جلسہ سالانہ سے خطاب

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا آج آپ جلسہ کے لئے جمع ہیں۔ یہ جلسہ جو آپ کر رہے ہیں تمام دنیا کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اس کا انعقاد فرمایا تھا۔

کیوں انعقاد فرمایا تھا؟ کیا اس لئے کہ میرے ماننے والے اتنی تعداد میں ہو گئے ہیں؟ کیا اس لئے کہ میں پیر ہوں اور یہ میرے مرید ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے تو اس بات سے کراہت آتی ہے اگر مَیں یہ سوچوں کہ صرف تعداد کا اظہار کرنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ جلسہ دنیا کے میلوں کی طرح نہیں ہے کہ لوگ جمع ہوں، آپس میں بیٹھیں، باتیں کریں اور چلے جائیں۔ بلکہ میرا مقصد اس جلسہ سے یہ ہے کہ میرے ماننے والوں کی دینی ترقی ہو۔ لوگوں کے چال چلن اور اخلاق ترقی کریں اور یہ ترقی اس وقت ہو گی جب خدا تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ پیدا ہو۔ تمام اچھے اخلاق انسان میں پیدا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں دنیا میں آج کئی مذاہب ہیں اور اسلام میں بھی کئی فرقے ہیں پھر کیا ضرورت تھی ایک اور فرقہ بنا کر اپنی طاقت کا اظہار کرنے کی۔ ان فرقوں کی وجہ سے تو دنیا پہلے ہی فساد میں مبتلا ہے۔ آج دنیا کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہے تو وہ امن کی ضرورت ہے۔ فساد تو ہر جگہ پہلے ہی برپا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسیح ومہدی کے آنے کی پیشگوئی کی تھی تو اس لئے کہ دنیا ایک زمانے میں فساد میں مبتلا ہو جائے گی۔ آج ہر پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ دنیا فساد میں مبتلا ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو یہی فرمایا کہ دنیا میں ایک فساد برپا ہے۔ مسلمان بھی اور دوسرے مذاہب والے بھی اپنی تعلیم کو بھول رہے ہیں اور یہ وقت مسیح ومہدی کے آنے کا ہی اس پیشگوئی کے مطابق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ پس ہمارے سامنے جو دنیا کے حالات ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والا مسیح و مہدی اپنے وقت پر ظاہر ہوا اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس مسیح ومہدی کو مان لیا۔ یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ دنیا میں فساد کے حالات پہلے تھے جن کو دور کرنے کے لئے مسیح موعودؑ آئے۔ پس مسیح موعودؑ کا آنا کسی فساد کو پیدا کرنے کے لئے نہیں تھا بلکہ فساد کو دور کرنے کے لئے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اُس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں''۔

حضور انور نے فرمایا: اب دیکھیں آپ کی تعلیم کہ خدا کی طرف بلانے کے لئے کسی طاقت کا استعمال نہیں کرنا بلکہ پیار سے اور اچھے اخلاق سے لوگوں کا درد رکھتے ہوئے خدا کی طرف بلانا آپ کا مشن ہے۔ کیونکہ اگر بندہ خدا کی طرف آجائے تو پھر وہ نیکیاں کرنے کی طرف توجہ کرے گا۔ ان نیکیوں کی طرف توجہ کرے گا جو خدا نے اُسے بتائی ہیں۔ ان نیکیوں کے اختیار کرنے سے ہی دنیا کا فساد ختم ہوگا۔ ان نیکیوں کو اپنی جماعت کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے ہی آپ نے جلسوں کا انعقاد کیا۔ پس آپ جو یہاں جمع ہوئے ہیں کسی میلے کے لئے نہیں، کسی شور شرابے کے لئے نہیں، کسی سیاسی مقصد کے لئے نہیں، کسی سازش کا پروگرام بنانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کا نور اپنے دل میں قائم کرنے کے لئے اور یہ عہد کرنے کے لئے کہ ہم اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں گے۔ تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ ہے خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اس کی ہر بات ماننا۔ خدا تعالیٰ کے پیار کی وجہ سے اس کی عبادت کرنا، خدا تعالیٰ کی مخلوق سے خدا تعالیٰ کی خاطر نیک سلوک کرنا، اللہ تعالیٰ نے جو بندوں کے حقوق بتائے ہیں ان کی ادئیگی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنا۔ پس دوسرے الفاظ میں ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ تا وہ طریق سیکھیں جس سے ہم خدا تعالیٰ کی عبادت کے اسلوب بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: وہ اعلیٰ تبدیلیاں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ ایک مومن میں دیکھنا چاہتا ہے اور جن کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق یہ ہے کہ نماز کا حق صحیح طرح ادا کریں۔ مرد پانچ وقت باجماعت نماز ادا کریں۔ اس کے لئے اپنی مساجد اور سنٹرز کی حاضری بڑھائیں۔ اپنے بچوں کو بھی نماز کا عادی بنائیں۔ عورتیں بھی نماز کی عادی بنیں۔ جب تک ماں باپ دونوں نماز کے عادی نہیں ہوں گے بچوں کو نماز کی عادت نہیں پڑے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم اپنے حق میں یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے مالی قربانی کرو۔ تبلیغی کاموں کو آگے بڑھانے کے لئے مالی قربانی ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس سے نفس کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مالی قربانی کے ذریعہ سے نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے حقوق میں روزہ ہے۔ رمضان میں روزوں کی طرف توجہ ہو۔ یہ چند بڑی بڑی باتیں میں نے آپ کو بتائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کو یہ حکم دیا کہ اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرو۔ اخلاقی معیار بلند کرنے کے لئے جن باتوں کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (بنی اسرائیل:38) کہ زمین میں تکبر سے مت چل۔ عموماً غریب آدمی تو تکبّر نہیں کرتا۔ لیکن جس کے پاس اختیار ہوتا ہے وہ تکبّر کرتا ہے۔ پھر بعض لوگ صرف اپنے آپ کو ہی پاک صاف اور ایمان دار سمجھتے ہیں۔ یہ تکبّر کی وجہ سے ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں پرانے احمدیوں سے کہتا ہوں، خاص طور پر جو بڑی عمر کے ہیں کہ احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں کے ساتھ عاجزی دکھاتے ہوئے محبت و پیار کا سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے وہ پیارا ہے جو تقویٰ میں ترقی کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو اس لئے جزا نہیں دینی کہ وہ پہلے احمدی ہوا ہے یا اس کا قبیلہ اچھا ہے یا وہ زیادہ پڑھا لکھا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اُسے پیار کرے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہوگا۔ پس میں نئے آنے والوں سے کہتا ہوں کہ اگر آپ کو کسی پرانے احمدی سے تکلیف پہنچے تو فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر مانا ہے۔ آپ تقویٰ میں بڑھ جائیں گے تو تکبّر کرنے والے آہستہ آہستہ خود ہی پیچھے ہوتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو انعامات سے نوازے گا اور آپ لوگ جماعت کو صحیح راستہ پر چلانے والے بن جائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ بدظنّی نہ کرو۔ جیسا کہ فرمایا یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا (الحجرات:13)۔ یعنی اے مومنو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔

پس یہ ایک انتہائی اہم حکم ہے۔ دنیا میں جتنے جھگڑے اور فساد ہوتے ہیں بدظنّی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ آپس میں بھائی بھائی بعض دفعہ بدظنی کی وجہ سے لڑ پڑتے ہیں۔ آپ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کے لئے آئے تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق پیار اور محبت کی تعلیم دے۔ آپ ایک ایسی جماعت پیدا کرنے کے لئے آئے تھے جو آپس میں پیار ومحبت کو اس حد تک قائم رکھے کہ کبھی کوئی بدظنّی ان کے دل میں ایک دوسرے کے لئے پیدا نہ ہو۔ کیونکہ جب بدظنّی پیدا ہوتی ہے تو پیار اور محبت ختم ہو جاتا ہے۔ جماعت، جماعت نہیں رہتی بلکہ اس میں گروہ بندی شروع ہو جاتی ہے اور یہ گروہ بندی پھر لڑائیوں کی بنیاد ڈالتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ اصلاح نہ کرے تو میں گناہگاروں کو سزا دیتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجسس نہ کرو۔ ایسے لوگ جو بلاوجہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں رہتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہئے یہ تجسس جو بدظنّی کی وجہ سے ہو اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے ردّ فرمایا ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو ہی صرف نیک اور پارسا سمجھتے ہیں اور دوسرے کے متعلق گمان کرتے ہیں کہ یہ ضرور غلط کام کر رہا ہے۔ تو ہر ایک احمدی کو اس بات سے پاک ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر بات میں اپنے آپ کو صحیح سمجھنا اور دوسرے کو غلط سمجھنا یہ صرف بدظنّی ہی نہیں بلکہ تکبّر بھی ہے اور یہ دونوں برائیاں ایسی ہیں جو خدا تعالیٰ کو سخت ناپسند ہیں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو کسی بات کے نگران نہیں بنائے گئے ان کا کام نہیں کہ تجسس کر کے دوسروں کے عیب تلاش کرتے پھریں۔ ہاں اگر کسی میں کوئی برائی دیکھیں تو بالا افسر کو رپورٹ کر دیں۔ جماعت میں امارت کا نظام ہے اُسے رپورٹ کر دیں۔ مجھے لکھ دیں اور اس کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ جو ذمہ دار بنایا گیا ہے وہ خود اس معاملہ کو دیکھ لے گا۔ اگر کوئی ذمہ دار اپنے غلط کام کے باوجود اس دنیا میں کسی قسم کی پکڑ سے بچ بھی جاتا ہے تو اگلے جہان میں خدا تعالیٰ اسے نہیں چھوڑے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ غیبت نہ کیا کرو۔ اب غیبت کے بارہ میں لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کے بارے میں غلط بات کی جائے تو یہ غیبت ہے۔ کسی کے

پیچھے اس کی برائی بیان کرنا جو دوسرے شخص میں موجود ہو غیبت نہیں ہے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اگر وہ برائی جو دوسرے کی اُس کی پیٹھ پیچھے بیان کی جارہی ہو اُس میں موجود ہو تب بھی غیبت ہے؟ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تبھی تو غیبت ہے ورنہ تو جھوٹ ہے اور تم دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی کہ جھوٹ نہیں بولنا۔ کیونکہ جھوٹ بولنا شرک کی طرح ہے اور جب جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے تو ہر بات میں جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو کچھ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ باقی تمام گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن شرک کا گناہ معاف نہیں کرتا۔ اس لئے ہمیشہ ایک احمدی کو جھوٹ کے گناہ سے بچنا چاہئے۔ ایک احمدی تو بیعت کرتے وقت یہ عہد کرتا ہے اور کبھی شرک نہیں کروں گا۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ بننے کی کوشش کروں گا۔ اس کے بعد جھوٹ کا سہارا لینے کا مطلب ہے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی حکومت سے باہر کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک حقیقی مومن کو اپنے عہد اور اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہئے اور یہی ایک پکّے اور سچّے مومن کی نشانی ہے۔ جیسا کہ فرما وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (المومنون : 9)۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں۔ پس ایک سچّے احمدی کو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے یہ عہد کیا ہے کہ ہمیشہ نیکیاں کرنے کی کوشش کروں گا۔ یہ عہد نبھانا ایک سچے احمدی کی نشانی ہے۔ یہ ایک قسم کی امانت ہے جس پر اس نے خدا کو گواہ بنایا ہے کہ بیعت کے بعد مَیں ہر برائی سے توبہ کرتا ہوں اور ہر نیکی کو اختیار کرنے کا عہد کرتا ہوں۔ یہ بات کہہ کر خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنے نفسوں کا خود نگران بنا دیا۔ پس ہر احمدی اپنے عمل کا خود جوابدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا تمہارے عہدوں کے بارے میں تمہارے سے پوچھا جائے گا۔ تمہیں جواب دہی کرنی ہوگی۔ پس اس بات نے ایک عام احمدی کو بھی پابند کر دیا اور ایک عہدیدار کو بھی پابند کر دیا کہ اگر خدا پر یقین ہے تو خوف کرو۔ اور پھر صرف یہی نہیں کہ دین کے معاملہ میں جواب دہی ہو گی۔ بلکہ ہر شخص دنیاوی معاملات میں بھی پوچھا جائے گا۔ ایک کسان سے بھی پوچھا جائے گا کہ تم نے محنت سے کھیتی باڑی کی تمہارے سپرد یہ کام ایک امانت تھا۔ ایک مزدور سے پوچھا جائے گا کہ تم نے محنت سے کام کیا؟ کیونکہ تم نے مزدوری کے بدلے یہ کام کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایک سرکاری ملازم سے پوچھا جائے گا کہ حکومت کے بعض کام تمہارے سپرد کئے گئے تھے کیا تم نے ایمانداری سے سر انجام دئے؟ ایک سیاستدان سے پوچھا جائے گا کہ عوام کی صحیح طور پر خدمت تم نے کی؟ غرض کہ ہر ایک سے جواب طلبی ہوگی۔ دوسرے تو جواب طلبی کے وقت کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں پتہ نہیں تھا لیکن ایک احمدی مسلمان کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس نے تو خود اپنے آپ کو پیش کر کے یہ عہد کیا ہے کہ میں اچھی طرح تمام امانتوں اور عہدوں کی پابندی کروں گا۔ یہاں یہ بھی بتادوں کہ ایک ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہر احمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام کرے اور نیکیاں قائم کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں میں نوجوانوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ محنت کر کے تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تب ہی وہ اپنے ملک کے ساتھ وفا کا عہد کرنے والے کہلاسکیں گے۔ اگر کسی طالب علم کے مالی وسائل ایسے نہ ہوں کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکے تو جماعت اس کی مدد کرتی ہے تا کہ وہ ملک کا بہترین شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کر سکے اور اپنے اس عہد پر پورا اترے کہ میں ملک کا وفادار ہوں۔ پس خدام الاحمدیہ کو، لجنہ کو اور جماعت کو ایسے بچوں کا جائزہ لینا چاہئے جو اپنے کم مالی وسائل کی وجہ سے پڑھ نہیں سکتے اور پھر مجھے بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک اہم بات جس کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے یہ ہے کہ تم اگر مومن ہو تو اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر رکھو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورة النساء آیت:60) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو اور اپنے عہدیداروں کی اطاعت کرو۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی اطاعت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر اور عہدیداروں کی اطاعت کرو اور ان تمام نیکیوں کو کرو جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ ان تمام برائیوں سے بچو جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ان نیکیوں اور برائیوں میں سے چند ایک کا میں نے ذکر کیا ہے۔

پھر رسول کی اطاعت کیا ہے؟ رسول کی اطاعت ان تمام باتوں پر عمل ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جن کی کھول کر وضاحت رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے رکھی۔ مثلاً امیر کی اور عہدیداروں کی اور حکومت وقت کی اطاعت کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تنگدستی اور خوشحالی، خوشی و ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے امیر اور عہدیداروں کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ہاں قواعد اور قانون جس حد تک اجازت دیتے ہیں اپنے حق کا انسان قانونی ذریعہ سے مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن طاقت کو اپنے ہاتھ میں لینے کا اختیار نہیں۔ اس طرح تو نہ کوئی تنظیم چل سکتی ہے، نہ حکومت چل سکتی ہے۔ اطاعت سے باہر نکلنے والے لوگ باغی کہلاتے ہیں اور باغیوں کو نہ کوئی جماعت برداشت کرتی ہے نہ حکومت۔ اس حدیث میں صرف اچھے حالات میں نہیں بلکہ ہر حال میں اطاعت کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ چند باتیں میں نے وقت کی رعایت سے بیان کی ہیں۔ عام احمدیوں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے اور عہدیداروں کو بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر آپ نیکیوں کو اختیار کرنا اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو نہ صرف آپ اپنے خاندان کے لئے مفید بن سکتے ہیں بلکہ جماعت کے لئے بھی مفید وجود بنیں گے۔ اور ملک کے لئے بھی بہترین شہری بنیں گے۔ اگر کسی قوم میں ترقی کرنے کی امنگ پیدا ہو جائے تو وہ ضرور اپنی منزل حاصل کرتی ہے لیکن شرط یہی ہے کہ صرف امنگ نہ ہو بلکہ مصمّم ارادہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ آپ لوگ جماعتی لحاظ سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ترقی کی منازل طے کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو نیکیوں میں آگے بڑھنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس مقصد کے لئے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں یعنی نیکیوں کا حصول اس سے جھولیاں بھر کر اپنے گھروں میں جائیں اور ہمیشہ نیکیاں بجا لاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور بنین جماعت کی طرف سے کبھی مجھے کوئی شکایت نہ پہنچے۔ خلافت احمدیہ کی برکات سے آپ لوگ تبھی حصہ لیں گے جب اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں گے، یکیوں کو قائم کریں گے اور ہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کا فرنچ اور یوروبا زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ پیش کیا جاتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب رات سات بج کر 40 منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔ دعا سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پارلیمنٹیرین گروپ کے لیڈر ایک ممبر پارلیمنٹ کو شیلڈ عطا فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور جلسہ کا یہ اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس پورتو نوو مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور رات پونے نو بجے حضور انور مشن ہاؤس پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بینن کے اس جلسہ سالانہ میں ملک کے تمام ڈیپارٹمنٹس اور ریجنز سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ بعض دور کے علاقوں سے لوگ رات بھر لمبا سفر طے کر کے پہنچے۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد 18 ہزار سے زائد تھی۔ اس تعداد میں کم عمر کے بچے شامل نہیں کئے گئے۔

اس جلسہ میں ملک بنین (Benin) کے علاوہ ٹوگو (Togo) ساؤ ٹومے (Sao Tome)، نائجیریا، یوکے، جرمنی اور امریکہ سے احباب شامل ہوئے۔

ملک کے دیگر سرکردہ حکام کے علاوہ ملک کے مختلف حصوں سے 23 بادشاہوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

بعض علاقوں سے لوگ بڑی تکالیف اٹھا کر اور اس گرم موسم میں کھلے ٹرکوں میں لمبے سفر طے کر کے پہنچے۔

Valle علاقے کے ایک گاؤں Bondo Wogon سے 100 افراد پر مشتمل قافلہ آیا۔ ان میں ایک ایسی خاتون بھی تھی جس کے ہاں ولادت کسی وقت بھی متوقع تھی۔ یہ خاتون بڑے اصرار کے ساتھ جلسہ میں شرکت کے لئے آئی اور اسی حالت میں سفر طے کیا اور جلسہ کے پہلے روز ہی رات کو اس کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی۔

سفر کی تکالیف ان لوگوں کے ارادوں اور عزم و ہمّت کے سامنے ہیچ رہیں۔

**(باقی آئندہ شمارہ میں)**

(باقی آئندہ شمارہ میں)

## الفضل انٹرنیشنل کے شماروں کی حفاظت کریں

یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردّی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب واحترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ (مینیجر)

**THOMPSON & CO SOLICITORS**

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

**Contact:**

**Anas A.Khan, John Thompson Solicitors**

**1st floor 48 Tooting High Street**

**London SW17 0RG**

**Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005**

**Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398**

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

## حضرت مرزا عبدالحق صاحب

روز نامہ ''الفضل'' ربوہ 18 جنوری 2007ء میں مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب کا حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اپنی ملازمت کے سلسلہ میں مئی 1986ء میں سرگودھا آگیا جہاں خدام الاحمدیہ کا کام کرنے کی وجہ سے حضرت مرزا عبدالحق صاحب سے تعارف ہوا اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ خاکسار کو پہلی تحریک حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اس طرح کی کہ فرمایا آپ اگر داڑھی رکھ لیں، بے شک چھوٹی ہو، تو آپ کو اہم میٹنگز میں ساتھ لے جایا جاسکتا ہے۔ میں ابھی آپ کی تحریک پر سوچ رہا تھا اور شیو نہیں کروائی تھی کہ تیسرے دن مکرم چودھری خادم حسین وڑائچ صاحب قائد ضلع نے بغیر میرے پوچھے حضرت امیر صاحب سے کہا کہ صفدر وڑائچ صاحب نے آپ کی تحریک پر داڑھی رکھ لی ہے تو آپ نے بڑے پیار سے میرے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا مبارک ہو، ماشاء اللہ اچھی لگتی ہے۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے داڑھی رکھنے کی توفیق فرمائی۔

1987-88ء میں مجھے قائد خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا مقرر کیا گیا تو حضرت مرزا صاحب سے ملاقاتوں کا سلسلہ روزانہ کی بنیاد پر شروع ہوگیا۔ یہ شدید مخالفتوں کا دَور تھا۔ جب بھی آپ سے ملنے گیا تو آپ خود آکر برآمدہ میں ملتے اور پھر اسی طرح الوداع کرتے، بڑی خوشی سے پوری بات سنتے اور تفصیلی ہدایات دیتے۔ آپ کی بیٹی لجنہ کی صدر تھیں، اگر کسی بات پر اُنہیں تنبیہ بھی کرنا پڑتی تو کرتے۔

خاکسار کی شادی کو سات سال ہو گئے تھے مگر اولاد نہ تھی۔ خاکسار دعا کی تحریک کیا کرتا اور آپ مجھے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ہدایت فرماتے اور کہتے میں بھی دعا کروں گا۔ 1987ء میں ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا ہے میں حضرت مرزا صاحب کی بائیں جانب بیٹھا ہوں جبکہ مکرم چوہدری نصراللہ بھلی صاحب نائب امیر ضلع دائیں بیٹھے ہیں۔ مکرم بھلی صاحب نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی بلند کی اور اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ صفدر وڑائچ کو اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔ اور پھر حضرت مرزا صاحب کا دایاں ہاتھ پکڑ کر بلند کرتے ہوئے تین دفعہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ مرزا عبدالحق صاحب گواہ رہنا۔ خاکسار نے اگلے روز آپکو خواب سنائی تو آپ نے اُسی وقت میرا منہ میٹھا کروایا اور فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر بہت میٹھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ خواب پوری فرمائی۔

23/مارچ 1989ء کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر خاکسار کو ضلع بھر کی جماعتوں سے رپورٹ حاصل کرنے والی کمیٹی کا صدر مقرر فرمایا ہوا تھا۔ خاکسار عزیزم الطاف احمد صاحب کے ہمراہ احمدیہ مسجد سے نکلا تو مخالفین نے ہم پر حملہ کرکے بہت مارا پیٹا اور پھر سٹی تھانہ میں بند کروادیا۔ میرے دائیں ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔ ایک حوالاتی نے میرے خون کو بوسہ دے کر کہا کہ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ آپ کا مذہب صحیح ہے کہ نہیں مگر آپ کا خون اپنے دین کی خاطر بہہ رہا ہے یہ خون بڑا مبارک ہے۔ تھانہ میں مخالفین کے گروہ در گروہ آتے اور ہمیں کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کرتے۔ وہاں بڑی ایمان افروز گفتگو ہوتی رہی۔ تھانہ میں حضرت مرزا صاحب کا فون آیا اور آپ کی ہدایت پر ہمیں کھانا اور پھل بھی پہنچایا گیا۔ رات 12 بجے ہمیں آزاد کردیا گیا۔

14 اکتوبر 1992ء کو ایک قاتلانہ حملہ میں زندگی اور موت کی کشمکش میں خاکسار آپریشن تھیٹر میں پڑا تھا۔ اپنے پیارے اللہ سے اس انداز میں دعا کی کہ اے میرے اللہ! میں بڑا کمزور حقیر انسان ہوں۔ بے اولاد ہوں اور اپنے والد صاحب کی وفات کی بنا پر اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں کا سربراہ بھی ہوں۔ قائد خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ اور سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع کی ذمہ داریاں بھی مجھ پر ہیں جو پوری طرح ادا نہیں کر سکا مجھے معاف فرماتے ہوئے میرے وجود کو ایسے دھودے جیسے دھوبی کپڑا دھوتا ہے۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب آکر میرے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے تسلی دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے گا اور آپ پہلے کی طرح خدمت دین کے کام کریں گے، میں نے آپ کیلئے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس کر دی ہے۔ دوسرے دن جب حضرت مرزا صاحب آپریشن کے بعد میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں ہوش میں تھا۔ میں نے عرض کیا کہ رات کو جب آپ مجھے تسلی دے گئے تو میں نے سمجھ لیا تھا کہ میں نے مرنا نہیں۔ اس پر حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے فرمایا مجھے تو رات کو پتہ ہی نہیں چلا تھا اگر مجھے رات کو اطلاع ہوتی تو میں اسی وقت آتا۔

مَیں آج بھی اُس دن کو یاد کرتا ہوں جب آپ ہسپتال میں اپنی ٹھوڑی کے نیچے اپنی کھونڈی رکھے بنچ پر بیٹھے ہوئے میری طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتے ہوئے دعائیں کرتے رہے۔ تقریباً ایک گھنٹہ یہی کیفیت رہی۔ پندرہ دن سرگودھا ہسپتال میں رہنے کے بعد بازوؤں کے علاج کے لئے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد گیا۔ جب بازوؤں کے آپریشن کے بعد واپس گھر آیا تو دوسرے دن آپ میری عیادت کے لئے میرے گھر تشریف لائے اور بڑی تسلی دی دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوئے۔ اگلے دن آپ کی طرف سے مجھے تحریراً خط آیا کہ ملزم کو معاف کر دیا جائے۔ خاکسار بازوؤں کی تکلیف میں مبتلا تھا تو اس خط کا اسی تکلیف میں جواب لکھوادیا کہ ایسی حالت میں معافیاں شروع ہوگئیں تو ایسے ملزموں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ اگلا فقرہ مزید سخت تھا کہ آپ کہ بیٹے کو فائر لگے ہوتے تو پھر پتہ چلتا کہ اتنا جلدی کیسے معاف کیا جاتا ہے۔

دوسرے دن آپ تشریف لائے تو میں اپنی اس بے وقوفانہ حرکت کی وجہ سے سخت نادم تھا۔ چھپنے کو جگہ نہیں تھی۔ آتے ہی بڑا پیار کیا اور فرمایا کہ آپ نے کیسے محسوس کرلیا ہے کہ آپ سے زیادہ بیٹوں کو اہمیت دیتا ہوں آپ مجھے نثار صاحب سے بھی پیارے ہیں۔ یہ تھے وہ بزرگ امیر جو اپنی اولاد سے بھی زیادہ اپنے حواریوں سے پیار فرمایا کرتے۔ اور پھر فرمایا اپنی پسند کے وکیل بتاؤ ہم اس مقدمہ میں وہی کریں گے۔ چنانچہ میں نے جن وکلاء کو تجویز کیا وہی وکیل مقرر ہوئے۔ انفرادی ملاقاتیں تو آخری دم تک دوسرے تیسرے دن لازمی ہو جایا کرتیں مگر ایک اجتماعی ملاقات ہفتہ وار اجلاس میں ہوتی۔ خاکسار کی بیماری کے دوران گاڑی بھجوادیتے۔ یہ سلسلہ کئی ہفتے جاری رہا ایک دن اجلاس میں فرمایا کہ دو زخمی دوست رانا محمد اشرف صاحب اور ارشد محمود صاحب تو معافی کے لئے رضامند ہیں مگر صفدر علی وڑائچ معاف کرنے کے لئے تیار نہیں، میں نے اب حضور کو رپورٹ کر دینی ہے۔ میں نے دل میں سوچا ایک تو گولیاں کھائی ہیں اوپر سے مرزا صاحب دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن خاموش رہا اجلاس کے بعد جب گھر آیا تو اپنا محاسبہ کیا اور ساری رات بغیر سوئے یہ دعا کرتا رہا کہ اے اللہ مجھے معاف فرما اور بچالے۔ صبح نماز کے بعد تلاوت کے لئے بیٹھا تو گیٹ سے گھنٹی کی آواز آئی۔ دیکھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب ہیں، فرمانے لگے: رات کو عاملہ میں سخت بات ہوگئی تھی اس کی معذرت کے لئے آیا ہوں۔ خاکسار آپ سے لپٹ گیا۔ پھر فرمانے لگے آج آپ کے گھر سے ایک کیلا ایک انڈا اور ایک کپ دودھ بھی پیئوں گا۔ یہ آپ کا ناشتہ تھا اور مجھ سے پیار کا ایک اظہار۔ پھر ایک گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔

1996ء میں میں نے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی۔ اس میں سے اللہ تعالیٰ نے 9 مئی 1997ء کو بیٹا عطا فرمایا۔ جس دن ولادت متوقع تھی تو آپ کو دعا کے لئے کہا۔ آپ نے تین دفعہ مجھے فون کرکے پوچھا کہ کیا صورتحال ہے، میں دعا کر رہا ہوں، شام کو بچے کی پیدائش کی اطلاع کی تو بہت خوش ہوئے اور بڑی دعائیں دیں۔ پھر آکر بچہ کو قیمتی تحفہ بھی دیا۔ اسی طرح جب ہمارے نئے گھر تشریف لائے تو کرسی پر بیٹھے اور ہم سب سامنے دری پر۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں سرگودھا ہجرت کرکے آیا تھا تو میں نے کوٹھی پر پڑا سارا سامان گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروادیا تھا اور خود فرش پر دری بچھا کر مع فیملی کئی ماہ تک گزارہ کیا۔ ......اللہ تعالیٰ آپ کے گھر کو بھی بھر دے گا۔

اپنے پہلے بچے کی پیدائش پر میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے میرے نام خط آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیٹا عطا فرمائے تو اس کا نام مبشر احمد یار رکھیں بیٹی ہو تو مبشرہ ہما رکھیں۔ یہ خواب میں نے حضورؒ کی خدمت میں لکھ کر نام عطا فرمانے کی درخواست کی۔ ایک ماہ گزرنے پر بھی جواب نہ آیا۔ پھر مَیں ربوہ گیا تو حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دریافت فرمایا کہ اپنے بچے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے ساری بات بتائی تو آپ نے اُسی وقت مجھ سے خط لکھوا کر حضورؒ کو فیکس کروادیا۔ اسی دن جواب آگیا کہ بچے کا نام مظہر علی رکھ دیں۔ لیکن ایک ہفتہ بعد پہلے والے خط کا جواب آگیا کہ مبشر احمد یار بہت پیارا نام ہے خواب کی تعمیل کریں۔ اب کئی بزرگان سلسلہ نے پہلا نام ہی کافی سمجھا بعض نے بدلنے کو کہا۔ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ جنہوں نے نام بھجوائے ہیں اُنہی سے پوچھیں۔ چنانچہ میں نے حضورؒ کی خدمت میں دونوں خطوط کی کاپیاں بھجوادیں اور نام کے فیصلہ کی درخواست کی جس پر حضور انور نے مجھے لکھا کہ مظہر علی رہنے دیں اور مبشر احمد یار آئندہ بچے کے لئے ریزرو کرلیں۔ گویا دوسرے بچہ کی بشارت بھی مل گئی۔

آپ نماز، قرآن اور خلافت احمدیہ کے عاشق تھے۔ ایک دفعہ حساب لگا کر بتایا کہ میں 1486 دفعہ قادیان گیا ہوں۔ خاکسار کو 21 سال آپ کے ساتھ خدمت دین کے کاموں میں ٹیم ورک کا موقع ملا۔ ہمیشہ پیار ہی پیار ملا کرتا۔ آخری دفعہ 24/اگست 2006ء کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جب کمرہ میں داخل ہوا تو پوری ہمت سے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ مجھے پیار بھری تھپکیاں دیں اور فرمایا ماشاء اللہ آپ بہت کام کرتے ہیں۔ دعا بھی کی اور بعض جماعتی امور کے متعلق ہدایات بھی دیں۔ یعنی آپ بستر پر پڑے ہوئے بھی اپنی ذمہ داریاں ادا فرما رہے تھے۔

..........

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19/جنوری 2007ء میں محترمہ م۔ سمیع صاحبہ نے اپنے والد حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے بعض اوصاف کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت ابا جان نے اپنے ربّ کی محبت اور عشق میں سرشار زندگی بسر کی۔ آپ کی زندگی یوں تو ایک کھلی کتاب کی مانند ہے اور اپنے پرائے سبھی ان کی اعلیٰ اقدار کے معترف ہیں لیکن بعض پہلو حسن معاشرت کے ایسے ہوتے ہیں جن سے گھر کے افراد زیادہ حصہ پاتے ہیں۔ دو بیویوں سے اور ان کی اولاد کے ساتھ آپ نے جس انصاف کا ثبوت ابتداء سے انتہا تک دیا اس کی مثال شاذ ہی ملتی ہے۔ بڑی فراخدلی سے بچوں کے اخراجات پورے فرماتے۔ خدا تعالیٰ نے زندگی میں ہر قدم پر ان کو اپنی نوازشات سے نوازا۔ نہایت دعا گو تھے۔

امی جان کی اکتوبر 1987ء میں وفات کے بعد عرصہ دراز تک خاکسارہ کو آپ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آخری ایام میں کافی کمزور ہو چکے تھے لیکن ان کی زبردست قوت ارادی نے آخری لمحہ تک ان کا ساتھ دیا۔ اتنے سکون میں شب و روز بسر کرتے کہ حیرت ہوتی تھی۔ کبھی شکوہ نہیں۔ بیزاری کی کیفیت نہیں۔ اپنے ربّ کی یاد میں محو۔ آخری وقت میں شنوائی اور بینائی کمزور ہو چکی تھیں۔ میں انہیں اخبار وغیرہ پڑھ کر سناتی۔ قرآن مجید کا بہت سا حصہ زبانی یاد تھا میں دوہرائی کرواتی۔ کبھی فرماتے مجھے سناؤ۔ جس روز

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4/جنوری 2007ء میں مکرم حسن رہتاسی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہے فقط قرآں ہی دنیا میں کتابِ زندگی
کھولتا ہے جس کا ہر اِک لفظ بابِ زندگی
اُس بشر کی زندگی پر موت آ سکتی نہیں
اِس صحیفہ سے جو کر لے اکتساب زندگی
زندگی قرآن پر ہو موت بھی قرآن پر
مومنوں کا ہے یہی لبِّ لبابِ زندگی

بھی طبیعت میں زیادہ کمزوری محسوس کرتے سورۃ یٰسین تلاوت کر لیتے۔ نمازیں اول وقت میں ادا فرماتے۔ معمولی خدمت پر خوشنودی کا اظہار فرماتے۔ سہارے کے بغیر چلنا پھرنا پسند فرماتے۔ جماعتی امور کو آخری لمحوں تک نبھایا۔ حافظہ بہت غضب کا تھا۔ آخر وقت تک یادداشت اور پہچان بھی بالکل ٹھیک تھی۔

صاحب کشف و رؤیا تھے۔ وفات سے قریباً ایک ماہ قبل کشفاً دیکھا کہ ”سامنے دیوار پر تقریباً چار فٹ چوڑی اور چار فٹ اونچی جگہ ہے جس کے اندر نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے رنگ جو بالکل بیان سے باہر ہیں اور اس میں نچلی طرف مختلف رنگ ایسے چمک رہے ہیں کہ دنیا میں ایسی چمک بالکل ممکن نہیں۔ مجھے احساس ہوا کہ وہ نچلا حصہ جو مختلف رنگ کا ہے روح القدس ہے۔ یہ نظارہ کئی دنوں تک رہا۔ اور روح کی گہرائیوں میں اتر گیا۔ میں ایسے سیراب ہو گیا، ایسی لذت اندر اتر گئی ہے“۔ پھر ایک روز فرمایا۔ ”آج میں نے ایک نہایت سریلی آواز گانے کی سنی ہے کہ ایسی کبھی زندگی میں نہیں سنی۔ گویا وہ اکیلا ہے اور مجھے بلا رہا ہے اور میں اس کی طرف چل پڑتا ہوں“۔

آپ نفس مطمئنہ کا ایک زندہ نمونہ تھے۔ یہ بھی خدا کا خاص فضل تھا کہ آخر تک عام جسمانی کمزوری کے علاوہ کوئی خاص بیماری نہ تھی۔ آخری رات کچھ بخار ہوا۔ خاکسارہ نے رات گیارہ بجے آخری دوائی دی۔ بخار کم ہونے پر ہلکی نیند لی لیکن بیقراری بہت رہی۔ نماز فجر لیٹے لیٹے ادا کی۔ صبح نو بجے دل کی کچھ دھڑکن بتائی۔ ساڑھے نو بجے دودھ کا ایک کپ میں نے پلایا۔ پونے دس بجے کے قریب اپنے دائیں کروٹ لیٹ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لئے اور زیرلب کچھ دعائیں پڑھیں۔ اور کچھ دیر بعد اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ یہ 26 اگست 2006ء کی صبح تھی۔ اطلاع ملتے ہی ربوہ سے مکرم و محترم ناظر اعلیٰ صاحب مع دیگر احباب تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعزیت کی فیکس موصول ہوئی اور آئندہ خطبہ جمعہ میں قریباً نصف گھنٹہ تک حضور انور نے آپ کا ذکر خیر فرمایا۔ روزنامہ ”الفضل“ ربوہ نے ضمیمہ بھی شائع کیا۔ سرگودھا میں نماز جنازہ کے بعد میت ربوہ لے جائی گئی۔ مسجد مبارک میں نماز جنازہ میں دس ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔ اگرچہ اُس روز گرمی بہت تھی لیکن جنازہ اٹھاتے ہی ابر کرم کی چھینٹیں گریں اور تدفین کے بعد تو زوردار بارش ہوئی۔

قرآن کریم کی تعلیم کا اتنا شوق تھا کہ دنیاوی تعلیم سے فارغ ہوتے ہی آپ نے قرآن مجید کو سیکھنے کی طرف بھرپور توجہ دی اور دس سال تک چار گھنٹہ روزانہ کلام الٰہی کو سیکھنے میں صرف کئے۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے درس قرآن بھی شامل ہیں جن میں انہوں نے رمضان المبارک میں قادیان جا کر شمولیت کی اور نوٹس لئے۔ آپ نے اپنے قرآن مجید کے ایک صفحہ کے ساتھ دو خالی کاغذ لگوائے ہوئے تھے جن پر ہر آیت کی حلّ لغات حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفاسیر سے اخذ کر کے لکھی ہیں۔ اوامر و نواہی کی آیات کو سرخ اور نیلے رنگ کی پنسل سے انڈر لائن کیا تا کہ ہر وقت قرآنی احکامات نظروں کے سامنے رہیں۔ ساری عمر قرآن مجید کے درس کا سلسلہ جاری رہا۔ چند سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر درس قرآن مجید ریکارڈ کروایا جو بائیس پارے تک مکمل ہو سکا۔

آپ کو نمازیں قائم کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ گھر پر مسجد تعمیر کروائی جہاں پنجوقتہ نمازوں کا التزام تھا۔ بچے بڑے سبھی وقت مقررہ پر باجماعت نماز پڑھتے ورنہ جواب طلبی ہوتی۔ تہجد کی ادائیگی ان کی زندگی میں بہت اہمیت کی حامل تھی۔ رات جلدی سونا اور صبح جلدی اٹھنا ان کا معمول تھا۔ تہجد میں تقریباً تین گھنٹہ قیام فرماتے۔ اس میں بہت گریہ وزاری فرماتے۔ بعض دفعہ فرماتے کہ ایک نماز کی قیمت ساری جائیداد ساری اولاد سے بڑھ کر ہے۔ ذکر و اذکار ہر وقت زبان پر جاری رہتے۔ درود شریف بہت انہماک سے پڑھتے۔ دوران سفر گفتگو ناپسند فرماتے اور ذکر میں مصروف رہتے۔

خلافت احمدیہ سے عاشقانہ وابستگی تھی۔ آپ نے بار بار زندگی وقف کرنا چاہی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا کہ آپ کی زندگی وقف ہی ہے۔ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جس میں صداقت مسیح موعود کی قبولیت کی جناب الٰہی سے بشارت ملی۔

دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ بہت سوں نے آپ کی تحریرات، تقاریر اور دعوت کے ذریعہ صداقت کی راہ کو اپنایا۔ چندے اولین وقت پر ادا فرماتے۔ اپنی وفات سے چند روز قبل میرے میاں کے سپرد تیس ہزار روپے کئے کہ اگر میں فوت ہو جاؤں تو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی میری پہلی رسید (معمول کے مطابق) کٹوا دینا۔ جائیداد کا حصہ وصیت پہلے ادا فرما کر پھر جائیداد بچوں میں تقسیم فرمائی۔ اس بات کا بہت فکر تھا کہ میری ساری اولاد نظام وصیت میں شامل ہو۔

بہت دعا گو تھے اور خدا کے فضل سے ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت حاصل تھا۔ خود بھی دعا کرتے اور ہمیں بھی اس کی تلقین فرماتے۔ خاکسارہ کی زندگی میں کوئی ایسی تکلیف نہیں آئی جو ان کی دعاؤں سے دور نہ ہوئی ہو۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے تقدیر مبرم کی صورت میں ظاہر ہوتی تو نہایت درجہ صبر و استقلال کا مظاہرہ فرماتے۔ اپنے پانچ بچوں کی وفات کو نہایت صبر و حوصلہ سے برداشت کیا۔ میری جوان سال بچی کی حادثاتی موت پر مجھے صبر جمیل کی تلقین فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی نعماء کے لئے حد درجہ شکر گزاری کا اظہار فرماتے۔

یتامیٰ کی کفالت کے وصف میں بھی اپنے پرائے سبھی فیضیاب ہوئے۔ ایک غیر از جماعت خاتون نے بتایا کہ وہ جوانی میں بیوہ ہوئی تو اپنوں نے ساتھ نہ دیا۔ کسی نے آپ کے پاس جانے کو کہا۔ آپ نے نہ صرف رہائش دی بلکہ کفالت بھی فرمائی۔ اب اس کے بچے برسر روزگار ہیں۔ غریب پرور تھے۔ آپ کی وفات پر بہت سوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ احسان کرنے والا چلا گیا۔

مریضوں کی عیادت اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر فرماتے۔ پڑوسیوں سے حسن سلوک کا معاملہ تھا۔ طبیعت میں بہت عاجزی اور انکساری تھی۔ عرصہ کی بات ہے Reader's Digest والوں نے دو مرتبہ لکھا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کی زندگی میں بہت سی Achievements ہیں۔ آپ ہمیں لکھ کر بھیجیں ہم انہیں چھاپیں گے۔ فرمایا مجھے دنیا کی تعریفوں سے کیا غرض۔

توکل علی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ 1974ء میں جب آپ کے گھر بار کو شدید نقصان پہنچایا گیا تو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ فرماتے تھے جب حملہ آوروں نے لائبریری کی طرف قدم بڑھائے تو میں نے سمجھا اگر انہوں نے اس کو بھی آگ لگا دی تو میں زندہ نہ رہ سکوں گا۔ پھر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا ان لوگوں کو اس کی توفیق نہ ملی۔ صرف قانون کی کتابیں تلف ہوئیں۔ جب حکومت وقت نے اپنے نمائندہ کے ہاتھ نقصان پورا کرنے کا پیغام بھجوایا تو آپ نے جواب دیا کہ جن احمدیوں کی جائیدادیں تباہ ہوئی ہیں اسے پورا کر دیں مجھے آپ کی کسی مدد کی ضرورت نہیں۔ جماعتی طور پر بھی کچھ نہیں لیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے سبھی کچھ عطا فرما دیا۔

جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان کی طرف سے آپ کو مشیر برائے اقلیتی امور مقرر کیے جانے کی پیشکش ہوئی جو ایک مرکزی وزیر کے برابر عہدہ تھا۔ تو آپ نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ اس پر حکومت کی طرف سے دھمکی آمیز خط ملے کہ کیوں نہ آپ کی ساری جائیداد ضبط کر لی جائے لیکن آپ بالکل مرعوب نہ ہوئے اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔

اسی طرح تقسیم ہند کے وقت آپ چند ماہ حضورؓ کے حکم پر قادیان میں ٹھہرے۔ جب لاہور پہنچے تو یہاں آپ کے ایک دوست جسٹس کیانی مرحوم لیگل ریمبرنس تھے۔ آپ نے انہیں کہا کہ ماضی میں آپ نے مجھے سرکاری وکیل لگوانے کی بات کی تھی تب میں نے قبول نہ کیا۔ اگر آپ کے پاس یہ ملازمت ہے تو اب مجھے اس کی ضرورت ہے۔ ان کے یہ کہنے پر کہ آپ لیٹ ہو گئے ہیں ایک وزیر کی سفارش آ چکی ہے، آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے جس خدا کی خاطر میں لیٹ ہوا ہوں وہ خود میرا کام کرے گا۔ چند دنوں کے بعد ان کی طرف سے نہ صرف ملازمت کا خط مل گیا بلکہ آپ کی اپنی پسند پر سرگودھا میں سرکاری وکیل کے عہدہ پر آپ پانچ سال رہے۔ پھر شدید مخالفت ہونے پر آپ کی ٹرانسفر کر دی گئی تو استعفیٰ دیدیا اور پرائیویٹ پریکٹس شروع کی جو خدا کے فضل سے کامیاب رہی۔

رہائش کے لئے جو کوٹھی ملی اس میں اس کے مالک ہندو وکیل کا بے شمار سامان بھرا ہوا تھا۔ آپ نے سیٹلمنٹ کمشنر کو کہلا بھیجا کہ سامان اٹھوالیں مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ وہ بعد میں کلب میں اکثر اس بات کا ذکر کرتا رہا کہ میں نے ایسا ایماندار شخص اپنی ملازمت کے دوران کبھی نہیں دیکھا اور ابا جان کی بہت عزت کرتا تھا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ خود تشریف لائے یہ دیکھنے کے لئے کہ رہائش کا ٹھیک انتظام ہو گیا۔ یہ محض ان کی ذرّہ نوازی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقت میں انگلستان یا قادیان تشریف لے گئے تو حضورؒ نے ان کی رہائش کا انتظام ذاتی دلچسپی سے فرمایا۔ مرکز میں ”سرائے محبت“ کی تعمیر ہوئی تو آپ کے لئے ایک کمرہ تاحیات مختص رہا۔

آپ اپنے خالق کی محبت میں سرشار تھے۔ ایسا رعب و دبدبہ تھا کہ اپنے خاندان میں سبھی ان کے نہایت درجہ فرمانبردار رہے۔ طبیعت میں بے تکلفی اور سادگی تھی۔ نہایت درجہ صفائی پسند۔ اپنی اشیاء کو بہت ترتیب سے رکھتے۔ بچوں اور ان کی اولادوں کی تربیت محبت اور پیار سے فرمائی۔ کئی بہن بھائی اپنی فیملی کے ساتھ آپکے قریب رہے اور ہر ایک سے شفقت فرمائی۔

لطیف ذوق پایا تھا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے بیشمار اشعار زبانی یاد تھے جنہیں اکثر پڑھتے۔ صحابہؓ کی پاکیزہ صحبت سے فیض پانے کیلئے ابتدائی ایام میں بہت تگ و دو کی اور اسی رنگ میں اپنے آپ کو رنگین کر لیا۔ خوش طبع تھے اور پاکیزہ مزاح پسند فرماتے تھے۔

قدرت نے نور فراست اور ذہانت سے نوازا تھا۔ دو مرتبہ کوئی چیز پڑھ لیتے تو حافظہ میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ نہایت درجہ مصروف الاوقات تھے۔ آپ کی وقت کی پابندی ضرب المثل تھی۔ عرصہ دراز تک صدر قضاء بورڈ کے عہدہ پر فائز رہے۔ بعض دفعہ اپنے عزیز دوستوں کے خلاف بھی فیصلہ دینا پڑا اور اس امتحان میں پورا اترے۔ تحفہ قبول کرتے ہوئے خاص احتیاط فرماتے کہ متعلقہ شخص کا میرے پاس کوئی مقدمہ تو نہیں۔ ایسا ہوتا تو واپس لوٹا دیتے۔ کبھی یکطرفہ بات سننا پسند نہ فرماتے اور منع فرما دیتے کہ اس طرح فیصلہ پر اثر پڑ سکتا ہے۔

عام زندگی میں بہت سادہ مزاج تھے۔ تحریک جدید کے مطالبات کے مطابق گھر میں سادہ غذا کو رواج دلوایا سوائے ان دعوتوں کے جو افسران ضلع کے اعزاز میں دی جاتیں۔ اثر و رسوخ کے باوجود کبھی اپنے یا اپنی اولاد کے لئے کوئی دنیوی فائدہ حاصل نہ کیا۔ ہر کام میں سلسلہ کا مفاد مقدم رکھا۔ خدا کے فضل سے اچھی صحت کے مالک تھے۔ ٹینس کی گیم 71 برس کی عمر تک کھیلا اور کبھی کسی کو جیتنے نہ دیا۔ بعد میں نظر کی کمزوری آڑے آئی (موتیا کی وجہ سے)۔

نہ صرف حضرت مرزا صاحب خود صاحب رؤیا و کشوف تھے بلکہ آپ کے بارہ میں دوسروں کو بھی کثرت سے خواب دکھائے گئے۔ تقسیم ہند سے قبل آپ کو آپ کے گھرانے کی حفاظت کی خوشخبری دی گئی۔ اسی طرح جب آپ گورداسپور میں تھے ایک صاحب نے آپ کے گھر کے سامنے سے گزرتے ہوئے کشفاً سامنے کی دیوار پر الیس اللہ کا الہام لکھا پایا۔ گورداسپور کے کئی ہندوؤں اور سکھوں نے آپ کو اپنی خوابوں میں اپنے اوتار کے روپ میں دیکھا اس وجہ سے وہ آپ کی بے حد عزت کرتے تھے۔

کئی لوگوں نے دیکھا کہ آپ کو بعض ماموروں والی صفات دی گئی ہیں۔ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے کشف دیکھا کہ آپ کا چہرہ بہت بڑا اور نہایت روشن اور خوبصورت ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ترقیات دی ہیں اور وہ اس پر حیران ہو رہے ہیں۔

آپ کو ایک بار خلافت کے ساتھ وابستگان ایک تصویر میں دکھائے گئے تو خلیفہ وقت کے قدموں کے ساتھ لگا ہوئے پہلے آدمی آپ ہی تھے۔

آپ کے ایک دوست لکھتے ہیں کل رات عجیب لطیف خواب کا نظارہ ہوا دیکھا کہ ”آنجناب اللہ تعالیٰ سے مصروف کلام ہیں۔ آپ کوئی گزارشات کرتے ہیں اور رب رحمان اس کا جواب دیتا ہے۔ کافی دیر تک یہ سلسلہ رہا۔ بالآخر اللہ فرماتا ہے اب بس۔ اس پر عاجز بیدار ہوا“۔

حضرت والد صاحب وفات سے چند ماہ قبل سانس کی تکلیف سے بیمار ہوئے تو ایک صاحب نے خواب دیکھا کہ ”ہماری کوٹھی کا پلاٹ لمبے قد کے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے اور سامنے ایک تابوت رکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لاتے ہیں لیکن تابوت خالی ہے۔ آپؒ نے فرمایا: ابھی نہیں اور واپس تشریف لے گئے۔ پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو شفاء دیدی۔ ایسی بیسیوں خوابیں آپ کی ڈائری میں بھی ملتی ہیں جو آپ نے یا کسی دوسرے نے آپ کے بارہ میں دیکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے آپ کو دلی تعلق تھا اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں اکثر و بیشتر راتیں خوابوں میں ان کے ساتھ گزارتے اور احمدیت کی ترقی کے نظارے دیکھتے۔

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
**13th June 2008 – 19th June 2008**

*Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344*

## Friday 13th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
01:00 Spotlight: a series of interviews about the Khilafat Jubilee.
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 6th December 1994.
02:25 Al Maa'idah: a cookery programme
02:45 Huzoor's tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia.
02:55 Philosophy of Homeopathy
04:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th December 1997.
05:05 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 13th March 2005.
08:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 96
08:30 Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:15 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 16th September 1994.
10:20 Indonesian Service
11:20 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:20 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00 Friday sermon [R]
17:10 Ahmadiyyat in Indonesia: The achievements of the Ahmadiyya Jamaat in Indonesia.
18:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 96
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News Review Special
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 Ottawa Winter Festival
22:50 Urdu Mulaqa'at: recorded on 16th September 1994 [R]

## Saturday 14th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 96
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 7th December 1994.
02:25 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th June 2008.
03:35 Ahmadiyyat in Indonesia
04:30 Ottawa Winter Festival [R]
04:55 Urdu Mulaqa'at: recorded on 16/09/1994.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 13th March 2005.
08:00 Toowoomba Flower Carnival 2007.
08:30 Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th June 2008.
09:30 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as).
10:25 Indonesian Service
11:25 French Service: programme on the topic of Musleh Maood day.
12:00 Tillaawat & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:00 Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme hosted by Munir Uddin Shams.
15:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 13th March 2005. [R]
16:00 Khilafat Jubilee Mosha'airah: an evening of poetry.
16:40 Toowoomba Flower Carnival 2007
17:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th February 1996.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:00 Seerat Sahaba Rasool (saw)
22:55 Friday Sermon: rec. on 13/06/08 [R]

## Sunday 15th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th December 1994.
02:25 Seerat Sahaba Rasool (saw)
03:30 Friday Sermon: recorded on 13th June 2008.
04:45 Khilafat Jubilee Mosha'airah: an evening of poetry.
05:35 Toowoomba Flower Carnival 2007
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Children's class with Huzoor, recorded on 19th February 2005.
08:10 The Casa Loma
08:40 Learning Arabic: lesson no. 29
09:15 Jamia Ahmadiyya UK Class with Huzoor. Recorded on 12th January 2006.
10:10 Indonesian Service
11:15 Friday Sermon: Spanish translation of Friday Sermon delivered on 6th July 2007.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00 Friday Sermon: Recorded on 13th June 2008.
15:05 Children's Class [R]
16:15 The Casa Loma
16:45 Jamia Ahmadiyya Class UK [R]
17:30 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd May 1985.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:20 The Casa Loma
22:50 Seerat-un-Nabi (saw)

## Monday 16th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 The Casa Loma
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th December 1994.
02:30 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 13th June 2008.
03:35 Learning Arabic: lesson no. 29
04:05 Question and Answer Session
04:50 Seerat-un-Nabi (saw)
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Bustan-e-Waqfe Nau class held with Huzoor. Recorded on 26th March 2005.
08:15 Le Francais C'est Facile
08:35 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khalid on the topic of 'Financial Sacrifice' at Jalsa Salana Qadian 2006.
09:10 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 8th August 1997.
10:15 Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 9th May 2008.
11:25 Health Seminar
12:00 Tilaawat & MTA News
12:55 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: recorded on 27th April 2007.
15:00 Jalsa Salana Speeches [R]
15:35 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:15 Jalsa Salana Speeches [R]
16:50 Le Francais C'est Facile [R]`
17:20 French Service: recorded on 08/08/1997 [R]
18:35 Arabic Service
19:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th December 1994.
20:35 MTA International News
21:10 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:30 Friday Sermon [R]
23:30 Jalsa Salana Speeches [R]`

## Tuesday 17th June 2008

00:10 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:20 Le Francais C'est Facile
01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 14th December 1994.
02:50 Friday Sermon recorded on 27th April 2007.
04:05 Health Seminar
04:55 French Service: recorded on 8th August 1997.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor. Recorded on 27th March 2005.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 27th May 1989.
09:00 Professor Abdus Salaam: conference held at Imperial College, London, in dedication to the Nobel Prize Laureate.
10:00 Indonesian Service
11:00 Khilafat Jubilee
11:25 Marrakech
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana Scandinavia 2005:Second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 17th September 2005.
15:00 Gulshan-e-Wafe Nau (Atfal) Class [R]
16:05 Question and Answer Session [R]`
16:55 Marrakech [R]
17:20 Intikhab-e-Sukhan [R]
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News.
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]`
22:30 Jalsa Salana Scandinavia 2005: recorded on 17th September 2005. [R]
23:15 Marrakech[R]

## Wednesday 18th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55 Learning Arabic: lesson no. 29
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 21st December 1994.
02:45 Professor Abdus Salaam
03:40 Question and Answer Session
04:45 Jalsa Salana Scandinavia 2005
03:25 Marrakech
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 2nd April 2005.
08:00 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 27th May 1989. Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
15:10 Children's Class [R]
16:05 Khilafat Jubilee Quiz
17:25 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th December 1994.
20:35 MTA International News
21:05 Children's Class [R]
22:05 Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Dr Muzaffar Clarke on 'The Favours of God on mankind'. Recorded on 1st August 1992.
22:45 From the Archives [R]

## Thursday 19th June 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55 Hamaari Kaenaat
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 27th December 1994.
02:25 Ken Harris Oil Painting
02:50 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:25 From the Archives
04:15 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana UK 1992
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
08:20 Philosophy of Homeopathy: seminar on the topic of Homeopathy
09:00 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 1st July 1995.
10:10 Indonesian Service
11:10 Pushto Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:10 Bangla Shomprochar
14:20 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 3rd February 1998.
15:25 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia, including Huzoor's arrival in Australia.
16:00 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 1st July 1995. [R]
17:10 Philosophy of Homeopathy [R]
17:45 Khilafat Jubilee Mosha'airah [R]
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Spotlight: a series of interviews about the Khilafat Jubilee [R]
21:35 Al Maa'idah: a cookery programme
21:45 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 3rd February 1998. [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

# Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 06 June, 2008 | Issue No. 23


صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

## احمدیہ ہسپتال اجوکوروکا معائنہ۔لجنہ اماءاللہ نائیجیریااورانصاراللہ نائیجیریا کے مرکزی دفاتر کا وزٹ۔مجلس عاملہ انصاراللہ سے خطاب۔احمدیہ ہسپتال اپاپا کا وزٹ۔ نائیجیریا سے بینن کے لئے روانگی۔بینن کے بارڈر پرسٹیٹ گیسٹ کے طور پرحضورانور کا والہانہ استقبال اورمیڈیا اور پریس کے نمائندگان کے ساتھ ملاقات۔ بینن کے بارڈر پراستقبالیہ تقریب میں خطاب۔احمدیہ مشن پورتونووومیں ورود مسعود۔صدرمملکت بینن کی طرف سے ایوان صدر میں خوش آمدید۔

---

ہماری جماعت 189 ممالک میں قائم ہوچکی ہےاورتمام ممالک میں ہمارا مقصد مذہبی تعلیم وتربیت کے ساتھ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے لئے عملی اقدامات کرنا بھی ہے۔ہماری خدمات اورمساعی کودولت یا انوسٹمنٹ کے پیمانے پرنہیں ماپا جاسکتا۔(صدرمملکت بینن سے ملاقات کے دوران حضورانور کی گفتگو)

## ایوان صدر کے صدارتی لاؤنج میں پریس کانفرنس۔

جلسہ گاہ Cotono میں آمد۔مختلف سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس۔جماعتی خدمات کوخراج تحسین۔

## ایک ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہراحمدی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی کے لئے اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ کام کرے اورنیکیاں قائم کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔خلافت احمدیہ کی برکات سے آپ لوگ تبھی حصہ لیں گے جب اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں گےاورہمیشہ اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھائیں گے۔

(جماعت احمدیہ بینن کے جلسہ سالانہ کے اختتامی خطاب میں قرآن وحدیث کی روشنی میں احباب جماعت کونیکیوں کو اختیار کرنے اور جماعت اور ملک کے لئے مفید وجود بننے کے لئے اہم نصائح)


(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)


### 23/اپریل 2008ء بروز بدھ:

صبح پونے چھ بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد طاہر' میں تشریف لاکرنماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضو رانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### احمدیہ ہسپتال اوجوکوروکا معائنہ

صبح دس بجے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہرتشریف لائے اوراحمدیہ ہسپتال اوجوکورو(Ojokoro) کامعائنہ فرمایا۔ڈاکٹر ذوالفقار احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورواورعملہ کے افراد نےحضورانورکا استقبال کیا اورہسپتال کےعملہ کا تعارف کروایا۔حضور انور نے پرائیویٹ رومز،وارڈز اورآپریشن تھیٹر دیکھے۔دیگرشعبہ جات،ڈیلیوری روم، لیبارٹری اور ECG روم کا بھی معائنہ فرمایا۔وارڈ کے وزٹ کے دوران حضورانورنےایک مریض کے پاس جاکراس کا حال دریافت فرمایا۔اس مریض کا آپریشن ڈاکٹر ذوالفقار صاحب نے کیا تھا۔حضور انورہسپتال کے معائنہ کے دوران ڈاکٹر صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرماتے رہے۔یہ ہسپتال وسیع و عریض دومنزلہ خوبصورت عمارت پرمشتمل ہے۔

حضور انورکچھ دیر کے لئے ڈاکٹر ذوالفقار صاحب کے گھربھی تشریف لے گئے۔

ہسپتال کی Entrance میں پاکستان سے نائیجیریانئےآنے والےمربیان کرام غلام مصباح بلوچ صاحب،خواجہ عبدالعظیم صاحب،ندیم وسیم صاحب اور حافظ سعید شاہد صاحب کھڑے تھے۔حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں سے گزرتے ہوئے ان مربیان سے ان کے نائیجیریا آنے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ پاکستان میں ان کا کہاں سے تعلق ہے۔حضوراانورچاروں سے کچھ دیر کے لئے گفتگوفرماتے رہے۔

### لجنہ اماءاللہ نائیجیریااورانصاراللہ نائیجیریا کے دفاتر کا وزٹ

ہسپتال کےمعائنہ کےبعددس بج کردس منٹ پر حضورانورایدہ اللہ نےلجنہ اماءاللہ نائیجیریا کےمرکزی دفتر کا وزٹ کیا اور دعا کروائی۔ بعداز اں حضورانور نے جماعت کےاسی کمپلیکس میں واقع مجلس انصاراللہ کے مرکزی دفترکامعائنہ فرمایاجہاں مجلس انصاراللہ کے ممبران نے"لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ "اپنے مخصوص انداز میں پڑھتے ہوئے حضورانورکا استقبال کیا۔حضورانورنےنیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ کےممبران کوشرف مصافحہ بخشا اوراس کے بعد میٹنگ روم میں تشریف لے گئے جہاں صدر صاحب مجلس انصاراللہ نائیجیریانےایڈریس پیش کیا۔

### مجلس عاملہ انصاراللہ سے خطاب

حضور انور نےمجلس عاملہ انصاراللہ کومخاطب ہوتے ہوئےفرمایاکہ آپ نے اپنے دفاتر کی تعمیرمکمل کرنے کے لئے مدد کی درخواست کی ہے۔آپ اس تعمیرکوخودمکمل کریں۔زیادہ سےزیادہ آپ کوجوسنٹرل ریزروہےوہ آپ کودیاجاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انصاراللہ کا مطلب ہے "اللہ کے مددگار"اورانصاراللہ کےاراکین جہاں اپنی عمرکےلحاظ سےتجربہ کارہوتے ہیں وہاں بوجہ تجربہ اپنی تنخواہوں میں بھی بڑھ کے ہوتے ہیں اس لئےآپ لوگ اخراجات برداشت کریں۔ جماعت سب کی تربیت نہیں کرسکتی اس لئے ذیلی تنظیمیں بنی ہیں تاکہ جوان جوانوں کوسنبھالیں ،لجنہ لجنہ کوسنبھالے اور بوڑھے بوڑھوں کی تربیت کریں۔نومبائعین کو بھی تنظیموں میں شامل کریں۔ان سے چندہ لیں خواہ ایک نائرا ہی لیں دو مہینے بعد یا تین مہینے بعد۔اگر ان کاایمان مضبوط ہےتو پھر مالی قربانی میں بھی مضبوط کریں۔مالی قربانی سےایمان پختہ ہوگا۔آپ تجربہ کار لوگ ہیں۔آپ آج جومثال قائم کریں گےکل کووہی نمونہ ٹھہرے گی۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اوربعد ازاں مجلس عاملہ انصاراللہ کے اراکین نے حضور انور کےساتھ تصویربنوانے کی سعادت حاصل کی۔

### احمدیہ ہسپتال اپاپا(Apapa) کاوزٹ

بعدازں حضورانوراپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئےاورکچھ دیرقیام کےبعدگیارہ بجےاحمدیہ ہسپتال اپاپا (Apapa) لیگوس کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے اور پولیس ایسکورٹ کےساتھ بارہ بج کردس منٹ پر اپاپا ہسپتال پہنچے جہاں ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب نے اپنے سٹاف کے ممبران کے ساتھ حضور انور کاا ستقبال کیا۔عزیزہ نمود سحر نے


باقی صفحہ نمبر 9 پرملاحظہ فرمائیں